Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16۔شعبان 1436 ہجری قمری 4۔احسان 1394 ہش 4۔جون 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ حضور اِن دنوں جرمنی کے دورہ پر ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ عُمۡرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اُس بندہ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدائے تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چُن لیا تھا

(ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

چندروز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو اَلۡاٰیَاتُ بَعۡدَ الۡمِأَتَیۡنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیان اس نام کے عدد پورے تیرہ سو اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اِسوقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجّی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔

ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مُبَارَكٌ وَّ مُبَارِكٌ وَّكُلُّ اَمۡرٍ مُّبَارَكٍ یُّجۡعَلُ فِیۡہِ۔ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کے شرقی طرف آبادی کے آخری کنارہ پر واقع ہے اسی مسجد کے قریب اور اس کے شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سیّد و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور ابھی چندروز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ کَلۡبٌ یَمُوۡتُ عَلٰی کَلۡبٍ یعنی وہ کُتّا ہے اور کُتے کے عدد پر مرے گا جو باون ۵۲ سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اُس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا تب اُسی سال کے اندر اندر راہی ملک بقا ہوگا۔

اب پھر میں تقریر بالا کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اُس بندہ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدائے تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چُن لیا تھا۔ عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اور اُن کا سینہ کھول دیا اور دوسروں کا نہیں کھولا سو جنہوں نے لے لیا اُنہیں اَور بھی دیا جائے گا اور ان کی بڑھتی ہوگی مگر جنہوں نے نہیں لیا اُن سے وہ بھی لیا جائے گا جو اُن کے پاس پہلے تھا۔ بہت سے راستبازوں نے آرزو کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے مگر افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا ان کی حالت کو میں کس قوم کی حالت سے تشبیہ دوں اُنکی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا اُن تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو اُن میں واقع ہو رہے ہیں چنانچہ وہ حاکم عین اُس وقت میں جبکہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اُس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہِ راست کی طرف بُلایا اور اپنا حَکَم ہونا اُن پر ظاہر کر دیا۔ لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے تب اُس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے ہی خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور اُسے قبول نہ کیا اور اُس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا اور اس کا حَکَم ہونا اپنے لئے قبول نہ کیا بلکہ اس کو پکڑ کر بےعزّت کیا اور اُس کے مُنہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کے لئے دوڑے اور بہت سی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اُس کو جھٹلایا تب وہ اُن کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اُٹھا کر جو اس کے حق میں مقدّر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اُس کا ایسا بُرا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے ایسی خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظاری ہمیں کرنی چاہئے سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کئے گئے اور اُٹھ اُٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا اور کوئی نہ آیا آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے جن کے ساتھ بہت سی ہتکڑیاں بھی تھیں سو انہوں نے آتے ہی اُن شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجُرم عدول حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا جہاں سے انہیں وہ سزائیں مل گئیں جن کے وہ سزاوار تھے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفا کار منکروں کا ہوگا ہر یک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 189 تا 191)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ’’منصف‘‘ حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 46

روزنامہ ’’منصف‘‘ حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!
آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ’’قادیانیت اپنے آئینہ میں‘‘ عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ’’منصف‘‘ کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ’’بدر‘‘ میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ’’منصف‘‘ کی ڈھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

بہشتی مقبرہ کو جنت البقیع سے زیادہ اہمیت دینے کا بے بنیاد الزام

’’قادیانیوں نے قادیان کے بہشتی مقبرہ کو جنت البقیع سے زیادہ اہمیت دے رکھی ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ جو شخص اس مقبرہ میں مدفون ہوگا وہ لازماً مستحق جنت ہوگا۔‘‘

(منصف:14-2-14)

اس اعتراض کی بعض شقوں کا قبل ازیں بھی جواب دیا جاچکا ہے۔ مزید واضح ہو کہ یہ سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام ہے کہ احمدیوں (قادیانیوں) نے قادیان کے بہشتی مقبرہ کو جنت البقیع سے زیادہ اہمیت دے رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تقریر یا تحریر سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ قادیان کا بہشتی مقبرہ جنت البقیع سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ایسی کوئی تحریر ہے تو وہ پیش کی جانی چاہئے تھی ورنہ یوں ہی بے بنیاد اور من گھڑت باتیں کرنا طریق شرافت نہیں۔

جہاں تک معترض کے اس قول کا تعلق ہے کہ ’’جو شخص اس مقبرہ میں مدفون ہوگا وہ لازماً مستحق جنت ہوگا۔‘‘ تو یہ بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، کیونکہ یہ حضور کا ایک خواب تھا جس میں تحریف کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

’’نماز فجر سے کوئی بیس یا پچیس منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خرید لی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے جو اس میں دفن ہوگا بہشتی ہوگا۔

پھر اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسر صلیب کے لئے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں میں نے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جائیں اور وہ انجیلیں لائیں تو ایک کتاب ان پر لکھی جائے۔ یہ سن کر مولوی مبارک علی صاحب تیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں۔ مگر اس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جائے میں نے کہا کہ خلیفہ نورالدین کو بھی ساتھ بھیج دو۔‘‘

یہ خواب حضرت اقدس نے سنایا اور فرمایا کہ :

اس سے پیشتر میں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کے لئے ایک الگ قبرستان یہاں ہو سو خدا تعالیٰ نے آج اس کی تائید کر دی اور انجیل کے معنے بشارت کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائے گا وہ قطعی بہشتی ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 526 ایڈیشن 2003)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک مقصد مسلمانوں کو حیات مسیح کے عقیدے سے نجات دلانا تھا۔ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک خواب کا ذکر کر کے اس کی تعبیر فرمارہے ہیں اور ایک عظیم الشان مہم سر کر کے لانے والے کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں، اور وہ عظیم الشان مہم تھی قبر مسیح کی تحقیق۔

حیات مسیح کے فاسد عقیدے کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں بہت جوش پایا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

’’مجھے اس وقت خواب میں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا عظیم الشان کام ہے جیسے کسی کو لڑائی پر جانا ہوتا ہے اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ ہماری فراست نے خطا نہیں کی۔ یہ عقدہ اللہ تعالیٰ حل کر دے تو صدہا برسوں کا کام ایک ساعت میں ہوجائے اور عیسائیوں اور مولویوں کے گھروں میں ماتم پڑ جائے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پھر تو سارے انگریز رجوع باسلام ہوجائیں گے فرمایا :

’’دنیا میں ایک حرکت ہے اس کی مثال تو یہ ہے کہ جیسے تسبیح کا (دھاگہ ٹوٹ کر) ایک دانہ نکل جائے تو باقی بھی نہیں ٹھہرتے۔ خواہ پادری پیٹتے ہی رہ جائیں تمام انگریز ٹوٹ پڑیں گے اللہ تعالیٰ کے داؤ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (آل عمران: ۵۵)‘‘

(ایضاً صفحہ 528)

چنانچہ حضور نے اپنے مخلص مرید خلیفہ نوردین صاحب کو قبر مسیح کی پوری تحقیقات کے لئے کشمیر بھیجا جنہوں نے اپنا خرچ کر کے وہاں قریباً چار ماہ قیام کیا اور بالآخر 17 رستمبر 1899ء کو قبر کا نقشہ تیار کر کے اور اس پر پانچ سو چھپن باشندگان کشمیر کی تصدیق بھی کرا لائے کہ یہی حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے جسے عام لوگ شہزادہ نبی کی قبر اور بعض یوز آسف نبی اور بعض نبی صاحب کی قبر سے موسوم کرتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 64)

الغرض یہ ایک خواب تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ورنہ عام بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے متعلق آپ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ :

’’کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 321)

احمدیت کے مخصوص واقعات کی بنا پر اسلامی تقویم سے الگ تقویم بنانے کا بے بنیاد الزام

معترض نے نہایت دجل انگیزی سے کام لیتے ہوئے لکھا :

’’قادیانیوں نے اپنی تقویم بھی اسلامی تقویم سے علیحدہ کر لی۔ انہوں نے تاریخ قادیانیت کے مخصوص واقعات کی بنیاد پر بارہ مہینوں کے نئے نئے نام تجویز کئے اور شمسی طریقہ تقویم کے مطابق ہر ماہ کے ایام کی تعداد مقرر کر کے 1888ء سے سنہ مرزائیہ کا آغاز کیا کیونکہ اسی سال مرزا نے پہلی بار لوگوں سے بیعت لی تھی۔ ان کے بارہ مہینوں کے نام یہ ہیں۔ مانع، سلام، عجل، مبارک، الرحیل، فوق، برکات، تحت، خیر، بشارت، قبول، فلک۔‘‘

(منصف:14-2-14)

اب ہم معترض کے اس شرمناک جھوٹ پر سوائے لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہیں۔ جماعت احمدیہ کے کیلنڈرز میں جو ہجری شمسی مہینوں کے نام شائع ہوتے ہیں وہ احمدیت کے مخصوص واقعات کی بنا پر نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کی بنا پر متعین کئے گئے ہیں۔

ہجری قمری تقویم کی بنا چاند کی تاریخوں پر رکھی گئی تھی۔ عبادات کا انحصار قمری مہینوں پر ہی رکھا گیا تھا، اور یہ سیدنا حضرت عمرؓ کا عظیم الشان کارنامہ تھا۔ لیکن سال کا آغاز یا اختتام اور وقت کی صحیح تعین شمسی نظام سے ہوتی ہے اور اس کے لئے مسلمان عیسوی تقویم کے محتاج تھے اور شروع سے مسلمان بادشاہوں میں یہ خیال بڑی شدت سے اُٹھ رہا تھا کہ ہجری قمری کی طرح ہجری شمسی بھی ہونی چاہئے۔

چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ خلفائے عباسیہ مثلاً ہشام بن عبدالملک، ہارون الرشید، معتصد باللہ، متوکل الطائع للہ وغیرہ نے ہجری شمسی تقویم جاری کرنے کی پے در پے کوششیں کیں مگر اس میں بعض رکاوٹیں پیدا ہوگئیں۔ (تقویمنا الشمسی - از محب الدین خطیب صفحہ 1 تا 15 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 10) بعد ازاں دولت عثمانیہ نے 1209ھ میں تقویم بنائی مگر وہ بھی رائج نہ ہوسکی۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 10)

ہندوستان میں سلطان ابوالفتح فتح علی ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ (1799-1752ء) نے ہجری شمسی تقویم تیار کی جس کا ذکر محمود خان محمود بنگلوری نے اپنی کتاب ’’تاریخ سلطنت خداداد‘‘ میں صفحہ 499-500 پر کیا ہے۔ مگر سلطان کی شہادت کے بعد یہ تقویم جاری نہ رہ سکی۔ تاہم مسلمان مدبروں کے دلوں میں یہ خیال برابر پرورش پاتا رہا کہ تقویم شمسی ہونی چاہئے۔ چنانچہ مصر کے مشہور عالم السید محب الدین خطیب نے 1346ھ میں قاہرہ کے المطبعة السلفيه سے ’’تقویمنا الشمسی‘‘ کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا جس میں ہجری شمسی تقویم کے لئے گزشتہ مسلم سلاطین کی جدوجہد کی تاریخ بیان کی اور آخر میں اس کے اجراء کی ضرورت و اہمیت واضح کی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 11)

مگر جو سعادت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو حاصل ہونی تھی وہ کسی اور کو کیونکر حاصل ہوسکتی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1938ء میں اپنے ’’سیر روحانی‘‘ والے مشہور سفر کے دوران جب دہلی میں رصد گاہیں اور جنتر منتر دیکھے تو اسی وقت سے تہیہ کر لیا کہ اس بارہ میں کامل تحقیق کر کے عیسوی شمسی سن کی بجائے ہجری شمسی سن جاری کر دیا جائے اور آئندہ کے لئے عیسوی سن کا استعمال چھوڑ دیا جائے۔ خواہ نخواہ عیسائیت کا ایک طوق ہماری گردنوں میں کیوں پڑا رہے۔

(سیر روحانی، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 330-334)

چنانچہ حضورؓ نے جنوری 1939ء کے شروع میں تقویم ہجری شمسی کی ترویج سے متعلق ایک کمیٹی قائم فرمادی جس کے صدر حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب تھے، اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ)، حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلال پوریؓ اور مکرم مولوی ابوالعطا جالندھری صاحب ممبر تھے۔ چونکہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کمیٹی کی تشکیل سے قبل خود بھی ایک قمری تقویم تیار کر رہے تھے اس لیے ارکان کمیٹی کی طرف سے تقویم کا ڈھانچا تجویز کرنے کا اہم فریضہ آپ ہی کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے اس کا ایک خاکہ کمیٹی کے سامنے رکھا جو کمیٹی نے اپنی رائے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جنوری 1940ء کے آغاز میں دے دی۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تقویم ہجری شمسی کے مہینوں کے مندرجہ ذیل نام تجویز فرمائے۔

1-صلح (جنوری) 2-تبلیغ (فروری) 3-امان (مارچ) 4-شہادت (اپریل) 5-ہجرت (مئی) 6-احسان (جون) 7-وفا (جولائی) 8-ظہور (اگست) 9-تبوک (ستمبر) 10-اخا (اکتوبر) 11-نبوت (نومبر) 12-فتح (دسمبر)

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

پنجاب حکومت نے جماعت کے بعض جرائد اور کتب پر پابندی لگائی ہے کہ ان کی اشاعت نہیں ہوسکتی یا display وغیرہ نہیں ہوسکتا

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ان نام نہاد علماء کے کہنے پر اسی طرح کی حرکتیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ ان حرکتوں سے نہ پہلے کبھی جماعت کو نقصان پہنچا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی پہنچے گا، نہ ہی یہ پہنچا سکتے ہیں، نہ ہی کسی ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدائی مشن کو ان باتوں سے روک سکے

کبھی انہوں نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ یہ دیکھیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح بیان فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ سب کچھ کس خوبصورتی سے پیش کیا جاتا ہے

ہمیشہ کی طرح ان مخالفین کے یہ عمل ہمارے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دینے والے ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کم تھی تو اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

ایک پنجاب کی حکومت کی روک سے تو کیا تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانے والے کام نہیں

ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ اُبھر کر سامنے آئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اب تو دنیا کے اور ممالک میں بھی چھپ رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی میسر ہیں۔ آڈیو میں بھی بعض کتب میسر ہیں اور باقی بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک زمانہ تھا جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان ہوسکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے خزانے جو ہیں یہ فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک بٹن دبانے سے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایم ٹی اے پر بھی میں نے اب سوچا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائے گا اور اس طرح پاکستان کے ایک صوبے کے قانون کی وجہ سے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا فائدہ ہوجائے گا۔ ہر جو روک ہوتی ہے، مخالفت ہوتی ہے ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ نئے راستوں اور ذرائع کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ کہ اس سے نہ صرف اصل زبان میں کتابیں چھپیں گی یا درس ہوں گے بلکہ بہت ساری قوموں کی مقامی زبانوں میں بھی یہ مواد میسر آجائے گا

حمد الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان، آپ کے خلق عظیم، آپ کے احسانات، مقام ختم نبوت و شفاعت سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پُرشوکت تحریروں سے نمونۃً چند روح پرور اقتباسات کا تذکرہ

مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان اور مکرمہ صاحبزادی سیّدہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15؍مئی 2015ء بمطابق 15 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ پنجاب حکومت نے جماعت کے بعض جرائد اور کتب پر پابندی لگائی ہے کہ ان کی اشاعت نہیں ہوسکتی یا ڈسپلے (display) وغیرہ نہیں ہوسکتا اور اس بات کی وہاں کی بعض اخبارات نے خبریں بھی دیں۔ آجکل فون پر ہی تصویری عکس، میسیجز (messages) اور مختلف قسم کے پیغام بھیجنے کے جو طریقے ہیں ان کے ذریعہ سے منٹوں میں خبریں دنیا میں گردش کر جاتی ہیں۔ یہ سن کے، دیکھ کے مجھے بھی لوگ خط لکھتے ہیں۔ فیکس وغیرہ کے ذریعہ سے پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ان نام نہاد علما کے کہنے پر اسی طرح کی حرکتیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں۔ اور ابتدا سے ہی جب سے کہ جماعت احمدیہ قائم ہے اس قسم کی حرکتیں یہ لوگ کرتے چلے آرہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان حرکتوں سے نہ پہلے کبھی جماعت کو نقصان پہنچا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی پہنچے گا۔ نہ ہی یہ پہنچا سکتے ہیں۔ نہ ہی کسی ماں نے وہ بچہ جنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدائی مشن کو ان باتوں سے روک سکے۔ ان علماء نام نہاد علماء اور ان کی طرف دیکھنے والی حکومتوں کو احمدیت کی ترقی دیکھ کر حسد کے اظہار کا کوئی بہانہ چاہئے۔ اس حسد میں یہ اتنے اندھے ہیں کہ ان کی عقل پر بالکل پردے پڑ جاتے ہیں۔ بظاہر پڑھے لکھے لوگ جاہلوں سے بڑھ کر اپنی حالتوں کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ کبھی انہوں نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ یہ دیکھیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح بیان فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ سب کچھ کس خوبصورتی سے پیش کیا جاتا ہے۔ انصاف پسند مسلمان جو ہیں، عربوں میں سے بھی اور دوسری قوموں میں سے بھی جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے، جب جماعت کا لٹریچر دیکھتے ہیں، کتب دیکھتے ہیں اور پھر پتا لگتا ہے کہ حقیقت کیا ہے تو حیران ہوتے ہیں کہ ان نام نہاد علماء نے جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار سمجھتے ہیں کس طرح جھوٹ اور فریب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات کو، تعلیمات کو، آپ کی تحریرات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی شان کو کس طرح بیان فرمایا ہے ہمارے ایم ٹی اے کے جو لائیو ٹی وی پروگرام ہوتے ہیں ان میں بھی اور خطوط کے ذریعہ سے بھی اکثر لوگ اس بات کا اظہار کرتے ہیں جو ابھی احمدی نہیں ہوئے کہ ہمیں اس مقام اور اس شان کا اب پتا لگا ہے۔ نہیں تو ان علماء نے تو ہمیں جہالت کے پردے میں رکھا ہوا تھا۔ لوگوں پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیت کی دشمنی میں یہ لوگ شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نام پر حرف لانے کا باعث بن رہے ہیں۔

بہرحال ان علماء کا تو دین ہی دشمنی اور فساد ہے۔ اس لئے کبھی یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ہم حقیقت معلوم کریں چاہے اس کی وجہ سے سادہ لوح مسلمانوں میں جتنا بھی بگاڑ پیدا ہوجائے۔ بہرحال یہ تو ان کے کام ہیں یہ کرتے رہیں گے اور کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ان کو دین سے زیادہ اپنے ذاتی مفادات پیارے ہیں لیکن ہمیشہ کی طرح ان مخالفین کے یہ عمل ہمارے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دینے والے ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کم تھی تو اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

ایک پنجاب کی حکومت کی روک سے تو کیا تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانے والے کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم و معرفت کے خزانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی

بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے۔ اپنے زعم میں ہمارے خلاف جو یہ قدم اٹھایا گیا ہے یہ تو ایک معمولی سی روک ہے۔ ہمیں تو جتنا دبایا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو بڑھاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی بہتر ہو گا۔ اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اس لئے زیادہ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اب تو دنیا کے اور ممالک میں بھی چھپ رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی میسر ہیں۔ آڈیو میں بھی بعض کتب میسر ہیں اور باقی بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک زمانہ تھا جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان ہو سکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے جو خزانے ہیں یہ فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک بٹن دبانے سے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایم ٹی اے پر بھی میں نے اب سوچا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائے گا اور اس طرح پاکستان کے ایک صوبے کے قانون کی وجہ سے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ ہر جو روک ہوتی ہے، مخالفت ہوتی ہے ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ نئے راستوں اور ذرائع کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہ بھی ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ کہ اس سے نہ صرف اصل زبان میں کتابیں چھپیں گی یا درس ہوں گے بلکہ بہت ساری قوموں کی مقامی زبانوں میں بھی یہ مواد میسر آجائے گا۔ پس جن کے دلوں میں کسی بھی قسم کی پریشانی ہے کیونکہ لوگ لکھتے ہیں اس لئے مجھے کہنا پڑ رہا ہے وہ اپنے دلوں سے نکال دیں۔

ہمارے لٹریچر کے خلاف یہ جو ساری کارروائی کی گئی ہے اس سے ایک بات بہرحال واضح ہے اور یہ بڑی ابھر کر سامنے آگئی ہے، پہلے بھی ہمیشہ آتی ہے کہ یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے یہ بہت بڑے علمبردار ہیں اور اس وجہ سے یہ ہماری مخالفت کرتے ہیں انہوں نے انصاف کی نظر سے نہ کبھی جماعت کے لٹریچر کو پڑھا ہے، نہ پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے تو عموماً ہماری طرف سے ان کے دعوے کی حقیقت اور ان کا اصل چہرہ ان کو دکھایا جاتا رہتا ہے لیکن میں نے سوچا ہے کہ آج بھی مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے جن میں ہمارے مخالفین کے خیال میں نعوذ باللہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، شان کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، تعلیمات کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، یا ان میں نفرت اور دل آزاری کا مواد ہے۔ یہ سارے مضامین تو بڑے وسیع ہیں اس میں سے چند وہ حوالے پیش کروں، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے ہمیں دکھائے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص ان کو سننے اور پڑھنے سے اپنے کان اور آنکھیں بند کر سکتا ہے!؟ بہرحال ان نام نہاد علماء سے ہمیں کوئی غرض نہیں لیکن ایسے ہزاروں وہ لوگ جو ہماری باتیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سنتے ہیں ان کے دلوں کو مزید کھولنے کے لئے اور احمدیوں کے دل و دماغ میں مزید جِلاء پیدا کرنے کے لئے، اس کا صحیح اِدراک پیدا کرنے کے لئے میں کچھ حوالے پیش کروں گا۔

پہلا مثلاً حمد الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا پیارا انداز جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مُردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا۔ وہ کامل موحّد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا۔ وہ معجزۂ قدرت رحمٰن کہ جو اُمّی ہو کر سب پر علومِ حقّانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔“ (براہین احمدیہ حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 17)

پھر کسی بھی شخص کے اعلیٰ اخلاق کا یا اس کے تکالیف میں مبتلا ہونے سے پتا چلتا ہے یا کشائش میں اور طاقت میں جب اس کو حاصل ہوتی ہے تب پتا چلتا ہے۔ اور اس کا سب سے بڑھ کر اظہار اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اس کے خاص مقربوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی سب سے بڑھ کر جو اعلیٰ مقام ہے اس کا اظہار ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایام مصائب اور زمانہ فتوحات میں کیا تھے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے کہ تا لوگ جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں اور جن امور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی ہے اس جادۂ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں (یعنی اس پر چلنے کی کوشش کریں) اور یہ بات نہایت بدیہی ہے (صاف ظاہر ہے) کہ اخلاق فاضلہ کسی انسان کے اس وقت بہ پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں (ہر اخلاق کا ایک وقت ہوتا ہے جب اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوں تو وہیں پتا لگتا ہے کہ وہ ثابت ہو رہے ہیں) اور اسی وقت دلوں پر ان کی تاثیریں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً عفو وہ معتبر اور قابل تعریف ہے کہ جو قدرت انتقام کے وقت میں ہو۔ (جب کسی میں انتقام لینے کی طاقت ہو اس وقت معاف کرنا یہی قابل تعریف ہے) اور پرہیزگاری وہ قابل اعتبار ہے کہ جو نفس پروری کی قدرت موجود ہوتے ہوئے پھر پرہیزگاری قائم رہے۔ غرض خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر یک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بہ پایۂ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ اسی ارادہ کو پورے کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ (دو حصے آتے ہیں) ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے سب کو چھوڑ کر انہیں پر نظر عنایت کی اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اس کے لئے اور اس کی راہ میں ستائے جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر، ان کا صدق قدم، ان کی مردمی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی فتوّت شعاری (یعنی جوانمردی) لوگوں پر ظاہر کر کے اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکِرَامَۃِ کا مصداق ان کو ٹھہراوے۔ کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجہ کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجہ کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل اور مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ اگر خدا ان پر یہ مصیبتیں نازل نہ کرتا تو یہ نعمتیں بھی ان کو حاصل نہ ہوتیں اور نہ عوام پر ان کے شمائل حسنہ کماحقّہٗ کھلتے بلکہ دوسرے لوگوں کی طرح اور ان کے مساوی ٹھہرتے (پھر تو سارے ایک جیسے ہو جاتے) اور گو اپنی چند روزہ عمر کو کیسے ہی عشرت اور راحت میں بسر کرتے پر آخر ایک دن اس دارِ فانی سے گزر جاتے اور اس صورت میں نہ وہ عیش اور عشرت ان کی باقی رہتی نہ آخرت کے درجات عالیہ حاصل ہوتے۔ نہ دنیا میں ان کی وہ فتوت اور جوانمردی اور وفاداری اور شجاعت شہرۂ آفاق ہوتی جس سے وہ ایسے ارجمند ٹھہرے جن کا کوئی مانند نہیں۔ اور ایسے یگانہ ٹھہرے جن کا کوئی ہم جنس نہیں اور ایسے فرد الفرد ٹھہرے جن کا کوئی ثانی نہیں اور ایسے غیب الغیب ٹھہرے جن تک کسی ادراک کی رسائی نہیں اور ایسے کامل اور بہادر ٹھہرے کہ گویا ہزارہا شیر ایک قالب میں ہیں اور ہزارہا پلنگ (مطلب چیتے) ایک بدن میں جن کی قوت اور طاقت سب کی نظروں سے بلند تر ہو گئی اور جو تقرب کے اعلیٰ درجات تک پہنچ گئی۔

(یہ ساری چیزیں ہیں جو ظاہر ہوتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جاتی ہیں۔)

اور دوسرا حصہ انبیا اور اولیاء کی عمر کا فتح میں، اقبال میں، دولت میں بمرتبۂ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا، صاحب اقبال ہونا، صاحب دولت ہونا، صاحب اختیار ہونا، صاحب اقتدار ہونا، صاحب طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے دکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگزر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بد اندیشوں کی خیر خواہی بجا لانا۔ دولت سے دل نہ لگانا، دولت سے مغرور نہ ہونا، دولتمندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کرم اور جُود اور بخشش کا دروازہ کھولنا اور دولت کو ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلہ ظلم و تعدی نہ بنانا۔ (اگر حکومت، طاقت ہاتھ میں آجائے تو اس کی وجہ سے ظلم نہ کرنا) یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جن کے ثبوت کے لئے صاحب دولت اور صاحب طاقت ہونا شرط ہے۔ اور اسی وقت یہ بہ پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں۔ پس چونکہ بجز زمانۂ مصیبت و اِدبار و زمانۂ دولت و اقتدار (کمزوری اور مصیبت کا زمانہ اور دولت اور اقتدار کا زمانہ) یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ (یعنی یہ چیزیں، ایسے اخلاق جو ہیں کمزوری کی حالت میں بھی اور فتح کی حالت میں بھی اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب انسان مصیبت کا زمانہ بھی دیکھے اور دولت اور اقتدار کا زمانہ بھی دیکھے) پھر فرمایا کہ اس لئے حکمت کاملہ ایزدی نے تقاضا کیا کہ انبیاء اور اولیاء کو ان دونوں طور کی حالتوں سے کہ جو ہزارہا نعمتوں پر مشتمل ہیں متمتع کرے۔ لیکن ان دونوں حالتوں کا زمانہ وقوع ہر یک کے لئے ایک ترتیب پر نہیں ہوتا۔ (دونوں حالتیں ہوتی ہیں لیکن ایک ترتیب نہیں ہوتی) بلکہ حکمت الٰہیہ بعض کے لئے زمانہ امن و آسائش پہلے حصہ عمر میں میسر کر دیتی ہے اور زمانہ تکالیف پیچھے سے اور بعض پر پہلے وقتوں میں تکالیف وارد ہوتی ہیں اور پھر آخر کار نصرت الٰہی شامل ہو جاتی ہے اور بعض میں یہ دونوں حالتیں مخفی ہوتی ہیں اور بعض میں کامل درجہ پر ظہور و بروز پکڑتی ہیں (انتہائی طور پر ظاہری ہو جاتی ہیں اور فرمایا کہ) اس بارے میں سب سے اوّل قدم حضرت خاتم الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں (یعنی تنگی کے حالات بھی ہوئے اور فتح اور نصرت کے حالات بھی ہوئے) اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے اور مضمون اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا بہ پایہ ثابت پہنچ گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علی وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے (آپ کے اخلاق کا کمال تک پہنچنا صرف آپ کے اخلاق کو نہیں بلکہ تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔ کس طرح؟۔ فرمایا) کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا (ان کی تصدیق کی) اور ان کا مقربُ اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔ پس اس تحقیق سے یہ اعتراض بھی بالکل دور ہو گیا کہ جو مسیح کے اخلاق کی نسبت دلوں میں گزر سکتا ہے یعنی یہ کہ اخلاق حضرت مسیح علیہ السلام دونوں قسم مذکورہ بالا پر علی وجہ الکمال ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ ایک قسم کے رُو سے بھی ثابت نہیں ہیں۔ کیونکہ مسیح نے جو زمانۂ مصیبتوں میں صبر کیا تو کمالیت اور صحت اس صبر کی تب بہ پایۂ صداقت پہنچ سکتی تھی کہ جب مسیح اپنے تکلیف دہندوں پر اقتدار اور غلبہ پا کر اپنے موذیوں کے گناہ دلی صفائی سے بخش دیتا (جنہوں نے آپ کو تکلیفیں پہنچائی تھیں ان کے گناہ دلی صفائی سے بخش دیتا) جیسا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا۔ اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔ اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح

پا کر سب کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہا۔ اور اسے عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال ہوتا تھا اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔‘‘ (یعنی ایسا عفو دکھایا جو مخالفوں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے، اپنی غلطیوں کی وجہ سے لگتا تھا کہ بڑا مشکل ہے ہمیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ جب وہ اپنی شرارتوں کو دیکھتے تھے تو سمجھتے تھے کہ اب ہماری سزا صرف یہی ہے کہ ہمیں قتل کیا جائے گا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ) ’’ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا (اسی وجہ سے) اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو ایک زمانۂ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا (ایسا صبر تھا جو آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا) اور چونکہ فطرتاً یہ بات انسان کی عادت میں داخل ہے کہ اسی شخص کے صبر کی عظمت اور بزرگی انسان پر کامل طور پر روشن ہوتی ہے کہ جو بعد زمانہ آزارکشی کے اپنے آزار دہندہ پر قدرت انتقام پا کر اس کے گناہ کو بخش دے۔‘‘ (یعنی کہ ایک لمبے زمانے تک آپ کو تکلیفیں دی گئیں لیکن فرمایا کہ اسی وقت اس کا اظہار ہو سکتا ہے صحیح صبر کا حقیقی صبر کا جب جس کو تکلیفیں دی جائیں اس کو جب بدلہ لینے پر، انتقام لینے پر قدرت حاصل ہو جائے، طاقت حاصل ہو جائے تب وہ ساروں کے گناہ بخش دے۔ تو یہ ہے اصل حقیقی صبر اور یہ نمونہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا) فرمایا کہ ’’اس وجہ سے مسیح کے اخلاق کہ جو صبر اور حلم اور برداشت کے متعلق تھے بخوبی ثابت نہ ہوئے اور یہ امر اچھی طرح نہ کھلا کہ مسیح کا صبر اور حلم اختیاری تھا یا اضطراری تھا کیونکہ مسیح نے اقتدار اور طاقت کا زمانہ نہیں پایا تا دیکھا جاتا کہ اس نے اپنے موذیوں کے گناہ کو عفو کیا یا انتقام لیا۔ برخلاف اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا مواقع میں اچھی طرح کھل گئے اور امتحان کئے گئے اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہو گئی۔ اور جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا (دنیا سے بے رغبتی) کے متعلق تھے، وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبّہ بھی خرچ نہ ہوا۔ (اپنے آرام پر ایک پائی بھی خرچ نہیں کی) نہ کوئی عمارت بنائی، نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی اور وہ جو دل آزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا۔ اور کھانے کے لئے نانِ جَو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرتؐ نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔ اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے (یعنی کہ ابتدائی زندگی سے لے کر آخر تک وصال تک) بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا۔ اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ پر معرکۂ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا۔ (سخت مشکل جگہ ہوتی تھی) خالصًا خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی۔ غرض جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی‘‘۔

آپ فرماتے ہیں ’’اور خدا نے اس ذات مقدس پر انہیں معنوں کر کے وحی اور رسالت کو ختم کیا کہ سب کمالات اس وجود باجود پر ختم ہو گئے۔ وَهٰذَا فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 276 تا 292 حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک عیسائی کے سوال پر وضاحت فرماتے ہوئے کہ روشنی اور نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ سوال یہ تھا کہ ’’مسیح نے اپنی نسبت یہ کلمات کہے ’میرے پاس آؤ تم جو تھکے اور ماندے ہو کہ میں تمہیں آرام دوں گا‘ اور یہ کہ ’میں روشنی ہوں اور میں راہ ہوں۔ میں زندگی اور راستی ہوں‘۔ کیا بانیٔ اسلام نے یہ کلمات یا ایسے کلمات کسی جگہ اپنی طرف منسوب کئے ہیں‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’قرآن شریف میں صاف فرمایا گیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ: الخ (آل عمران:32) یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔‘‘ (فرمایا کہ) ’’یہ وعدہ کہ میری پیروی سے انسان خدا کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے گزشتہ اقوال پر غالب ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے۔ پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوب الٰہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور رکھا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (المائدۃ:16)۔ یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 372)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے، آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اِس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کے ساتھ اپنا پیار کرنا اِس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ یعنی شرط یہ لگائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرو گے تو میرا پیار حاصل ہو گا) چنانچہ فرماتے ہیں کہ ’’میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اِس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 67 تا 68)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ سب سے کامل انسان اور کامل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں فرماتے ہیں کہ: ’’وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قُویٰ کے پرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ عِلْمًا و عَمَلًا و صِدْقًا و ثَبَاتًا دکھلایا اور انسان کامل کہلایا، .... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔‘‘

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض احسانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اس نے ہمارے لئے ایک ایسا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا جو کریم ہے۔ تمام امور خیر میں صاحب کمال ہے۔ کمالات کے تمام انواع میں، ہر رنگ میں سبقت لے جانے والا ہے۔ تمام رسولوں اور نبیوں کا خاتم ہے۔ اُمّ القریٰ میں آنے والا موعود نبی جو سچ مچ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس کے فیضیابوں کی زبانیں ہر وقت اس کی ستائش سے تر رہتی ہیں اور وہ اس رُو سے بھی کامل ستائش کا مستحق ہے کہ اس نے امّت کی خاطر انتہائی مشقت و محنت اپنے اوپر لی اور دین کی عمارت کو بلند کیا اور اس لئے بھی کہ وہ ہمارے لئے ایک روشن اور تاباں کتاب لایا اور اس لئے بھی کہ اسے اپنے خداوند رب العالمین کے پیغاموں کے پہنچانے میں ہمارے لئے طرح طرح کی ایذاؤں کا نشانہ بننا پڑا۔ پھر اس لئے بھی کہ جو کچھ پہلی کتابوں میں ناتمام اور ناقص رہا تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل کیا اور ہمیں افراط اور تفریط سے اور دیگر عیوب و نقائص سے پاک شریعت عطا کی اور اخلاق کو کمال تک پہنچایا اور جو جو کچھ ناقص تھا اسے کامل کیا اور تمام اقوامِ عالَم کو اپنا ممنون احسان کیا اور چوٹی کے فصیح و بلیغ بیانوں اور نہایت روشن وحی کے ذریعہ سے رُشد کی راہیں بتائیں اور مخلوق کو گمراہی سے بچایا اور اپنے نمونے کے ذریعہ سے کنارہ کش بنایا اور بہائم و انعام کو گویا کر دیا (یعنی ایسے لوگ جو جانوروں کی طرح رہنے والے تھے، اَن پڑھ جاہل تھے، اجڈ تھے ان کو بھی زبانیں دیں اور ان کی زبانوں کو شائستہ کر دیا۔ ان کے اخلاق کو بلند کیا) اور ان میں ہدایت کی روح پھونک دی اور تمام مرسَلین کے وارث بنا دیا اور انہیں ایسا پاک وصاف کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے لئے انہوں نے پانی کی طرح اپنے خون بہا دیئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو بکلّی اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ پھر دوسری طرف آپ نے اچھوتے اور مخفی در مخفی لطائف و معارف اور نادر نکات کی تعلیم دے کر ہمارے جیسے آپ کے دسترخوان کا پس خوردہ کھانے والوں کو حقیقی فضیلت کے مقام پر پہنچا دیا۔ (اخلاق میں بھی اعلیٰ کر دیا، علم و معرفت میں بھی اعلیٰ کر دیا) اور آپ کی رہنمائی کے طفیل حق تعالیٰ تک پہنچنے کی راہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ (روحانیت میں بھی اوپر لے گئے) اور ہم فلک بریں پر جا پہنچے، بعد اس کے کہ ہم زمین میں دھنس چکے تھے۔ پس اے اللہ! روز جزا تک اور ابدال آباد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیج۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک طاہرین طیبین پر اور آپ کے صحابہ کرام پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناصر بھی بنے اور منصور بھی جو اللہ تعالیٰ کی چیدہ اور برگزیدہ جماعت ہے جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنی عزتوں اور اپنی آبروؤں اور اپنے اموال اور اولاد پر اللہ تعالیٰ کو مقدم کیا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ‘‘۔

(البلاغ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 433-434۔ ترجمہ عربی عبارت)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد وہی نبی آ سکتا ہے جس کی تربیت آپ کے فیضان سے ہوئی ہو اور آپ کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہو اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ .... اور ختم نبوت سے مراد نبوت کے کمالات کا ہمارے نبی افضل الرسل والانبیاء پر ختم ہونا ہے۔ اور ہم اعتقاد

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد وہی نبی آ سکتا ہے جو آپ کی امّت میں سے اور آپ کے کامل تر پیروؤں میں سے ہو جس نے تمام کا تمام فیضان آپ ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ ہی کے نور سے منور ہوا ہو۔ اَور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔.......... اور یہی بات حق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات پر گواہ ہے اور لوگوں کو آپ کا حسن آپ کے سچے پیروؤں کے لباس میں جو کامل محبت اور اخلاص کے ساتھ آپ میں فنا ہوں دکھلاتی ہے اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتر نہ ہونے کا ثبوت ہے اور اہل تدبیر کے لئے اس کی تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی لحاظ سے تو کسی مرد کے باپ نہیں تھے لیکن آپ روحانیت کے رو سے کمال یافتہ شخص پر اپنی فیضان رسالت کے لحاظ سے باپ ہیں اور آپ تمام انبیاء کے خاتَم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں اور سوائے اس شخص کے جس کے پاس آپ کی مہر کا نقش ہو اور آپ کی سنّت کا پیرو ہو، کوئی شخص خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کبھی رسائی نہیں پا سکتا اور کوئی عمل اور کوئی عبادت آپ کی رسالت کے اقرار اور آپ کے دین اور آپ کی ملت پر پختگی کے ساتھ قائم ہوئے بغیر قبول نہیں ہوسکتی۔ اور جس نے آپ کو چھوڑا اور اپنی طاقت اور مقدور بھر آپ کی تمام سنن کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہوا اور آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی اور کوئی چیز آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کرنے والی یا آپ کی پاک باتوں کو تبدیل کر دینے والی نہیں ہوسکتی اور کوئی بارش آپ کی بارش جیسی نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص قرآن کی پیروی سے ایک ذرہ بھر باہر نکلا وہ دائرہ ایمان سے نکل گیا۔ اور کوئی شخص کامیاب نہیں ہوسکتا اور نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو ہمارے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور جو شخص آپ کے احکام میں سے ایک ذرہ بھر بھی چھوڑتا ہے وہ تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے اور جو شخص اس امّت میں سے کہلا کر بھی دعویٰ نبوت کے ساتھ یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ اس کی تربیت خیر البرایا سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ہوتی ہے اور آپ کے نمونے کی پیروی کے بغیر وہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا اور یہ کہ قرآن شریف خاتم الشریعۃ ہے تو ایسا شخص ہلاک شدہ اور پکا کافر و فاجر ہے۔ اور جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ وہ آپ کی امّت میں سے ہے اور جو کچھ اس نے پایا ہے آپ کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ کے باغ کا ایک پھل، آپ کی بارش کا ایک قطرہ آپ کے انوار کی ایک جھلک ہے تو ایسا شخص ملعون ہے اور ایسے شخص پر اور اس کے مددگاروں اور پیروؤں اور ساتھیوں پر سب پر خدا کی لعنت ہے۔ اب آسمان کے نیچے ہمارے نبی مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شخص جو آپ کا غیر ہو نبی نہیں اور نہ ہی قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی اور کتاب ہے اور جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اپنے آپ کو آپ دوزخ میں ڈالتا ہے۔“

(مواہب الرحمان۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 285 تا 287۔ ترجمہ عربی عبارت)

پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ اب شفیع صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا:

”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے (خدا سچ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق اور خدا کے درمیان شفیع ہیں) اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اُولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزار ہا درجہ بڑھ کر۔ مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

پس یہ چند اقتباسات ہیں جو میں نے ان بے شمار اقتباسات میں سے لئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں۔ اسی طرح اسلام کی مختلف تعلیمات کی وضاحت کے بارے میں بھی ایک خزانہ ہے جو آپ نے پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام کے نام نہاد علمبرداروں کو بھی عقل دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق صادق کی باتوں کو سنیں اور یہ عامّۃ المسلمین کی صحیح رہنمائی کرنے والے بنیں۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کا جو 10 رمئی 2015ء کو پچانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم آخری عمر تک چلتے پھرتے رہے۔ وفات سے چار روز قبل احمدیہ چوک میں ایک سڑک پر حادثے میں گرنے کی وجہ سے کنپٹی پر چوٹ لگی جس کی وجہ سے چار روز امرتسر ہسپتال میں داخل رہے اور اس کے بعد نور ہسپتال میں وفات ہوگئی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے خاندان کو خلافت اولیٰ کے زمانے میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مرحوم ضلع شیخو پورہ کے گاؤں سیّد والا کے رہنے والے تھے۔ 1946ء میں جب آپ نے فوج کی ملازمت چھوڑ کر قادیان میں رہائش اختیار کی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں تو مرحوم نے بتایا کہ فوج کی سروس چھوڑ کر ذاتی کام شروع کرنے لگا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مجھے آپ کی خدمت کی ضرورت ہے ہجرت کر کے آپ نے پاکستان میں نہیں جانا۔ قادیان میں ہی قیام رکھیں۔ یہ 47ء کی بات ہے اور اس وقت حالات پارٹیشن کے بھی ہو رہے تھے۔ چنانچہ آپ قادیان میں ہی ٹھہرے اور اس طرح آپ 313 درویشان قادیان میں شامل ہو گئے اور بڑی سعادتمندی سے درویشی کے دن گزارے۔ آپ کو سالہا سال صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں بالخصوص دار المسیح میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کو 2006ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں درویشوں کے نمائندے کے طور پر شرکت کی توفیق ملی اور عالمی بیعت میں بھی آپ کو ہندوستان کے نمائندہ ہونے کی توفیق ملی اور آپ سب سے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم لطیف صاحب سلسلہ کی خدمت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ کی اہلیہ کی وفات 30 رمئی 2014ء کو ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے درویش شوہر کا ساتھ دیتے ہوئے بڑی درویشانہ زندگی بڑے صبر کے ساتھ بسر کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے رہیں۔

دوسرا جنازہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ کا ہے جو حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ 6 رمئی 2015ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی شادی سے اولاد نہیں تھی۔ دوسری شادی مکرمہ حضرت امۃ اللطیف بیگم صاحبہ سے 1917ء میں ہوئی اور ان سے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے۔ صاحبزادی امۃ الرفیق کا نمبر آٹھواں تھا۔ بڑی علمی شخصیت تھیں۔ خاموش طبیعت تھی۔ ان کے بیٹے حمید اللہ نصرت اللہ پاشا فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میرے والد حضرت اللہ پاشا صاحب نے 1953ء میں امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران احمدیت قبول کی تھی۔ 1960ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے والد صاحب کو میری والدہ سے رشتہ سے متعلق تجویز دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے دو ماموں تھے۔ بڑے ماموں بہت بڑے صوفی تھے یعنی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جو حضرت اماں جان کے بھائی تھے اور چھوٹے ماموں بہت بڑے عالم تھے یعنی حضرت میر اسحٰق صاحب۔ میاں بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ آپ کے لئے اپنے بڑے ماموں کی صاحبزادی امۃ الرفیق کا رشتہ تجویز کرتا ہوں تو ان کے والد نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے کہا کہ میرے رشتے دار سارے غیر احمدی ہیں تو میں رشتہ کس طرح کروں، بات کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کے سرپرست کے طور پر میں رشتہ کی بات کرتا ہوں۔ چنانچہ 5 رنومبر 1961ء کو آپ کا نکاح ہوا اور اسی روز رخصتی ہوگئی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ڈاکٹر نصرت پاشا کو سنایا کہ تمہاری امی کی شادی جب ہوئی اس وقت حضرت مصلح موعود بیمار تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے شادی کی دعا کرائی اور نمائندگی میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود کو جب ملنے آئے اور جب مل کے نکلنے لگے تو حضرت مصلح موعود نے پیغام دیا کہ حضرت اللہ پاشا جن سے امۃ الرفیق صاحبہ کی شادی ہوئی تھی ان کو کہہ دو کہ آپ کو میں نے اپنی بیٹی دی ہے۔

ان کے بچے حمید اللہ نصرت پاشا صاحب جیسا کہ میں نے کہا واقف زندگی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل سرجن ہیں۔ دوسرے بیٹے خضر پاشا دوبئی میں ہیں اور بیٹی ان کی ایک فرحانہ پاشا ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب واقف زندگی کی اہلیہ ہیں۔ یہ فرخ صاحب بھی ربوہ میں کمپیوٹر سیکشن میں کام کرتے ہیں۔ امۃ الرفیق صاحبہ کو ایک لمبا عرصہ نائب صدر لجنہ کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی اور باوجود گھٹنوں کی تکلیف کے آپ ہر جگہ پہنچتیں۔ دفاتر اونچی منزل میں تھے وہاں جاتیں اس کی وجہ سے آپ کو تکلیف زیادہ بڑھ گئی لیکن بہرحال انہوں نے اپنے فرائض نہیں چھوڑے۔ بڑی غریب پرور تھیں اور غریبوں کی غیر معمولی مدد کیا کرتی تھیں اور اخفاء میں رکھتی تھیں۔

خلافت سے اس قدر عقیدت کا تعلق تھا کہ کوئی بات آپ برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ 1974ء میں جو حالات ہوئے اس کے بعد کچھ مہمان ان کے گھر آئے اور کھانے کی میز پر کسی نے کہا کہ اسمبلی کی کارروائی کے دوران حضور کو یعنی خلیفہ ثالث کو اس طرح نہیں بلکہ اس طرح کہنا چاہئے تھا تو آپ نے اسی وقت انگلی کے اشارہ سے سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ بس اس سے آگے ایک لفظ نہیں سنوں گی۔ فوراً وہیں بات ختم کر دی۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی ریٹائرمنٹ ہو گئی تو صرف پنشن پے گزارا تھا۔ حالات ذرا تنگ تھے تو ایک دن والدہ صاحبہ نے (یعنی امۃ الرفیق صاحبہ نے) میری موجودگی میں والد صاحب سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ کی بشارت ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد ان کے میاں کو ورلڈ بینک نے ایڈوائزر کے طور پر رکھا اور کنسلٹنسی (consultancy) کی فیس بھی آنے لگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آمد بڑھ گئی۔ دنیا سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ ان کی بیٹی فرحانہ پاشا نے لکھا ہے کہ میری امی کا جو سامان لپیٹا ہے تو سب کچھ لپیٹنے میں پندرہ منٹ لگے۔ ان کی ایک اور خوبی یہ تھی کہ ان کا سارا سسرال غیر احمدی تھا۔ حضرت مصلح موعود نے ان کو نصیحت کی تھی کہ غیر احمدی رشتہ داروں کا ہمیشہ خیال رکھنا اور کہتی ہیں کہ امی نے ساری زندگی اس نصیحت پر خوب عمل کیا اور ابّا کے ساتھ غیر احمدی رشتہ دار جو صرف رشتہ دار ہی نہیں تھے بلکہ مختلف انداز میں مخالفت کا بھی اظہار کرتے تھے ان کی مخالفت کے باوجود ساری زندگی ان سے حسن سلوک رکھا اور آخر وفات کے وقت ان میں سے بعضوں نے یہ تسلیم کیا کہ ان جیسا ہمارا ہمدرد اور خیر خواہ کوئی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

★ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 23 مئی 2015 صبح دس بجے لندن سے جرمنی کے لئے روانہ ہوئے ★ جرمنی کے شہر آخن میں ’’مسجد منصور‘‘ کا افتتاح ★ شام سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد منصور میں تشریف آوری ★ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مردوخواتین اور بچوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا والہانہ استقبال کیا ★ بچوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے ★ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی حصہ میں نصب تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کرائی بعدہ نماز ظہر وعصر پڑھا کر مسجد کا افتتاح فرمایا ★ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک رُوح پرور تقریب کا انعقاد ★ تقریب میں دو سو دس مہمانان کرام شامل ہوئے جن میں صوبائی پارلیمنٹ کے ممبران، سٹی پارلیمنٹ کے ممبران، شہر آخن کے لارڈ میئر، شہر wurselen کے میئر کے علاوہ مختلف حکومتی دفاتر کے حکام، وکلاء، ڈاکٹرز، انجینئر، اساتذہ اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوئے ★ رات ساڑھے گیارہ بجے جماعت جرمنی کے مرکز ’’بیت السبوح‘‘ فرنکفرٹ میں حضور ایدہ اللہ کا ورود مسعود ★ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے مردوخواتین اور بچوں نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا☆

☆ میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج کا دن آخن شہر کے لئے ایک خوشی کا دن ہے۔ کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک نیا گھر بنایا گیا ہے جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے

(شہر آخن کے لارڈ میئر MARCEL PHILLIP)

☆ میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور انور کا یہاں آخن میں آنا ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔ ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ آخن (AACHEN) میں بہت اچھا ہمسایہ مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے

(صوبہ NORDRHEIN - WESTFALEN کے ممبر پارلیمنٹ KARL SCHULTHEIS)

☆ میں جماعت احمدیہ کے لئے اور اس کے احباب کے لئے اور ان کے مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور تمام احباب کو مبارکباد دیتا ہوں

(پریزیڈنٹ یوروپین پارلیمنٹ HON.MARTIN SCHULZ کا پیغام)

(’’مسجد منصور‘‘ کی افتتاحی تقریب میں علاقہ کے معززین کے ایڈریس)

● ہر چیز میں ایک اعتدال ہونا چاہئے جب یہ باتیں ہوں گی تو تمہاری توجہ پھر عبادت کی طرف بھی پیدا ہوگی اور مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف بھی پیدا ہوگی پس ضرورت سے زیادہ اپنے اوپر خرچ کرنا اور زیادتی کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم کر دیتا ہے اور پھر اس کے بندوں کے جو حقوق ہیں ان سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ● قرآن مجید کی خوبصورت تعلیم جہاں ہمیں مسجد کے ساتھ وابستہ کرتی ہے وہاں ہمیں کل انسانیت کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ ● دنیاوی بادشاہتیں آنے والی اور چلی جانے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ وہ بادشاہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہمیں سب سے زیادہ اِس بادشاہ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ جب مساجد قائم کرتی ہے تو اس کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے خدا کو یاد کیا جائے اور دنیا کے تمام مذاہب اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ● بندوں کے حق بھی ادا کرو۔ ضرورت مندوں کو دو۔ غریبوں کی خدمت کرو۔ لوگوں سے پیار کا سلوک کرو۔ یہی اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو جماعت احمدیہ اپنے اوپر لاگو بھی کرتی ہے اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔ ● خدمتِ انسانیت ہمیں ہمارے مذہب نے، ہماری تعلیم نے سکھائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے مساجد آباد کرنی ہیں مسجد تعمیر کرنی ہیں تو اُن کی آبادی کا حق اور ان مساجد میں آنے کا حق اس وقت ادا ہوگا جب تم صرف عبادت نہیں کر رہے ہوگے بلکہ انسانیت کی خدمت بھی کر رہے ہوگے لوگوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوگے۔ ● جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمیشہ یہ ثابت کریں گے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی ملک کا وفادار ہے اور قوم کی اور ملک کی ترقی کیلئے کوشاں ہے۔ ● سب سے اچھے پھول جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ تو وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کو ہمیشہ قومیں یاد رکھتی ہیں اور دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کو سراہا جاتا ہے اور ان کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ وہ حقیقی پھول ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ آپ احمدیوں کو میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پہلے سے بڑھ کر سفیر بننا ہے پہلے سے بڑھ کر اس کا حق ادا کرنا ہے اور اس کیلئے آپس میں بھی محبت اور پیار میں بڑھیں کیونکہ مسجد کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک آپس میں محبت اور پیار نہیں ہوگا☆

(مسجد منصور کی افتتاحی تقریب پر مہمانان کرام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور خطاب)

۞ حضور کی آنکھوں سے محبت ٹپکتی ہے اور حضور کے الفاظ سے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے آج بڑی خوش اخلاقی سے اور دھیمے انداز میں باتیں کی ہیں لیکن اس انداز میں بھی ایک بارعب بادشاہ کی جھلک تھی۔ خلیفہ کی یہ سب باتیں ہمارے دل میں اتری ہیں اور اس وجہ سے ہر ایک کے دل میں ان کی ایک عزت قائم ہوگئی ہے۔ مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ خلیفۃ المسیح انسانیت کیلئے ایک خاص تحفہ ہیں۔ میری زندگی میں کبھی کسی انسان نے مجھے اتنا متاثر نہیں کیا جتنا آج خلیفۃ المسیح نے کیا ہے۔(ٹیچر ANETT BOLLE)

۞ آپ کے خلیفہ ایک حقیقی اُسوہ ہیں اور حقیقی رنگ میں امن کے پیغامبر ہیں (صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر KARL SCHULTHEIS)

۞ خلیفۃ المسیح کا پیغام مزید لوگوں تک پہنچایا جانا چاہئے۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا تعارف ہوا ہے۔(صوبائی پارلیمنٹ کی ممبر DANIELA JANSEN)

۞ خلیفۃ المسیح نے جو فرمایا ہے وہ بہت اثر کرنے والا ہے۔ ہم نے بہت توجہ سے خلیفہ کا خطاب سنا اور آپ کا یہ خطاب بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم تو خلیفۃ المسیح کے الفاظ کو مزید کئی گھنٹوں کیلئے سن سکتے ہیں بلکہ سننا چاہتے ہیں۔(MR.SCHNEIDER)

۞ خلیفۃ المسیح کی ایک ایسی شخصیت معلوم ہوتی ہے جو سمجھتے ہیں کہ کس طرز اور کس طریق پر بات کرنی چاہئے۔ اب یہ بات نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی مسجد نہ صرف اس جگہ بنے بلکہ مزید اور جگہوں پر بھی بنے۔(پروفیسر ANTHONY RIGHTS)

۞ آپ کے خلیفہ ایک حیرت انگیز اثر قائم کرنے والی شخصیت ہیں۔(پولیس انسپکٹر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور خطاب سننے کے بعد مہمانان کرام کے تاثرات

---------------(رپورٹ عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)---------------

23 مئی بروز ہفتہ 2015

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مردوخواتین مسجد بیت الفضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ

دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر DOVER کی طرف روانہ ہوا۔

DOVER بندرگاہ انگلستان کی مشہور بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ لندن اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ FERRIES اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

DOVER سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور CHANNEL TUNNEL آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر CALAIS تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج یوکے، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے، مکرم مرزا محمود احمد صاحب، مکرم ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر) مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اور مکرم عمران ظفر صاحب (مہتمم عمومی) خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر چالیس منٹ پر CHENNEL TUNNEL پہنچے بعدازاں امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

بارہ بجکر 35 منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (BORD) کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر بورڈ ہوئیں۔

ٹرین بارہ بجکر پچاس منٹ پر 140 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر CALAIS کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سُرنگ کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔

اس سرنگ (TUNNEL) کا گہرا ترین حصہ سمندر کی سطح سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

بارہ بجکر پچاس منٹ پر ٹرین روانہ ہوئی اور قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر بیس منٹ پر فرانس کے شہر CALAIS پہنچی (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے) ٹرین کے رکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا اور اسی علاقہ کے ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

جونہی حضور انور کی گاڑی اس پارکنگ ایریا میں پہنچی تو مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری و افسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم جری اللہ صاحب مبلغ جرمنی، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپرا صاحب اور مکرم فیضان احمد صاحب انچارج حفاظت خاص نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

یہاں سے کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد تین بجکر 45 منٹ پر بیلجیئم اور جرمنی کے بارڈر پر آباد شہر آخن (AACHEN) کے لئے روانگی ہوئی۔ آج فرنکفرٹ جاتے ہوئے یہاں راستہ میں رک کر نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد منصور'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

یہاں CALAIS سے آخن شہر (AACHEN) کا فاصلہ 347 کلومیٹر ہے۔ 55 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 278 کلومیٹر کا سفر بیلجیئم میں طے کرنے کے بعد سوا چھ بجے بیلجیئم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں سے دس منٹ کی مسافت کے بعد آخن کا شہر آجاتا ہے۔ یہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ صدیق احمد ڈوگر صاحب جماعت کے انتہائی مخلص اور فدائی کارکن ہیں اور جماعت آخن کے پرانے، ابتدائی ممبران میں سے ہیں اور یہاں جماعت کی بنیاد، اور قیام اور ابتدائی سیٹ اپ میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ موصوف خود جماعت کے ابتدائی صدر بھی رہے ہیں۔

یہاں سے چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد منصور آخن کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو ESCORT کیا۔ سات بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد منصور'' میں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا اور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

اس موقع پر صدر جماعت آخن مکرم بشیر احمد ڈوگر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

آج مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمانوں میں سے لارڈ میئر MARCEL PHILIPP، صوبائی ممبر پارلیمنٹ HON.SCHULTHEIS KARL اور شہر آخن کے پارلیمنٹ ممبر JANSEN BJORN نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

شہر آخن کے ایک کلب کے آٹھ گھوڑ سوار اپنے مخصوص لباس میں گھوڑوں پر حضور انور کے استقبال کے لئے ایستادہ تھے۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں حضور انور کو سلامی دی اور خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر پریس کے فوٹو گرافر بھی موجود تھے جو مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی حصہ میں نصب تختی کی نقاب کُشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں آلو بخارا کا پودا لگایا اور لارڈ میئر MARCEL PHILIPP نے بادام کا پودا لگایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائی گئی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سات بجکر 25 منٹ پر مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سید سلمان شاہ صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی۔ بعدازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم بلال نواز صاحب نے اور اردو زبان میں ترجمہ مکرم عظمت علی صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر آخن (AACHEN) کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آخن شہر صوبہ ویسٹ فالن میں واقع ہے اور جرمنی کا سب سے زیادہ مغرب میں واقع شہر ہے۔

اس شہر کی آبادی دو لاکھ 51 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ ہالینڈ اور بیلجیئم کی سرحدیں اس شہر کے ساتھ لگتی ہیں۔ گندھک ملے گرم پانی کے چشمے یہاں پائے جاتے ہیں۔ قریباً تین ہزار سال قبل مسیح سے اس علاقہ میں آبادی کے آثار ملتے ہیں۔ پہلی بار تحریری طور پر اس شہر کا ذکر 765ء میں ملتا ہے۔

رومن اپنے دور میں اپنے فوجیوں کے لئے THERMAL BATH بنایا کرتے تھے اور پھر CORLINGIAN کے دور میں اس شہر میں تیس بادشاہوں کو تخت پر بٹھایا گیا۔ اسی طرح نپولین بھی اس شہر میں آکر قیام کرتا تھا۔

936ء میں جرمنی کے پہلے بادشاہ کو تخت پر بٹھایا گیا۔ اُس وقت سے لے کر 600 سال تک AACHEN جرمنی کے بادشاہوں کا دارالحکومت رہا اور یہاں بہت سے بادشاہ دفن ہیں۔

یہاں ایک بہت بڑی یونیورسٹی بھی ہے۔ اس شہر میں پچاس ہزار طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اس علاقہ میں 1977ء میں احمدی آکر آباد ہونا شروع ہوئے اور 1978ء میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اب دو صد سے زائد لوگوں پر مشتمل جماعت قائم ہے۔ احمدی طلبا مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں کی جماعت عید ملن پارٹیز، ریلیجنس فاؤنڈرز ڈے، قرآن کریم کی نمائشوں کا انعقاد کرتی ہے۔ یکم جنوری کو وقار عمل کر کے صفائی کی جاتی ہے اور شجرکاری میں بھی حصہ لیا جاتا ہے۔

یہاں مسجد کی تعمیر سے قبل کئی پروگرام ہوئے اور ہمسایوں کے تحفظات دور کئے گئے۔ چرچ میں بھی ایک بڑا پروگرام ہوا۔ ہمارے امام نے چرچ میں نماز جمعہ بھی پڑھائی۔ اب ان لوگوں کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ ہم پُرامن لوگ ہیں اور مسجد ان کی ہمسائیگی کا حق ادا کرے گی۔

مسجد کے قطعہ زمین کا کل رقبہ 2680 مربع میٹر ہے۔ یہ 22 مارچ 2012ء کو خریدا گیا۔ اس کی خرید میں لوکل اتھارٹیز نے بہت مدد کی۔ یہاں مسجد کا سنگ بنیاد 5رجون 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رکھا۔ جو مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں 76.30 مربع میٹر کے رقبہ پر دو علیحدہ ہال ہیں ایک مرد حضرات کے لئے ہے اور دوسرا خواتین کے لئے ہے۔

مینار کی اونچائی 14 میٹر ہے اور مسجد کے گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد شہر آخن کے لارڈ میئر MARCEL PHILLIP نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

سب سے پہلے میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آج اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام حاضرین کو سلام پیش کرتا ہوں۔

میئر نے کہا آج کا دن آخن شہر کے لئے ایک خوشی کا دن ہے۔ کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک نیا گھر بنایا گیا ہے جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے اور ہمیں اس بات پر خوشی بھی ہے اور فخر بھی ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے وقت یہاں کے شہریوں نے کوئی روک پیدا نہیں کی اور کوئی مشکلات پیش نہیں آئیں بلکہ شہر میں ایک اتحاد دیکھنے کو ملا۔

موصوف نے کہا جو عمارت بناتا ہے وہ وہاں رہنا بھی چاہتا ہے اور آج اس مسجد کی تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آج یہ جگہ آپ کا وطن بن گئی ہے۔ اور آپ مستقل طور پر یہاں رہنا چاہتے ہیں اور جس طرح

آپ نے آج اس تقریب میں بہت سارے لوگوں کو مدعو کیا ہے یہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ آپ خفیہ اور الگ نہیں رہنا چاہتے بلکہ سب کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں اور اس ماحول کا اور معاشرہ کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔

موصوف نے کہا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو شہر کے امن کو برباد کرنا چاہتے ہیں اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی شدت پسند افراد ہوتے ہیں لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم مل کر اپنا امن خراب نہ ہونے دیں اور یہ مسجد کا افتتاح اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ وہ فساد کرنے والے اکثریت میں نہیں ہیں۔

آخر پر میئر صاحب نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ مسجد ہمیشہ پیار اور محبت سے ملنے کی جگہ رہے گی۔ خدا تعالیٰ کا فضل اور سلامتی ہم سب کے ساتھ ہو۔

بعد ازاں DR.STEPHANIE WALETZKI (موصوفہ کا تعلق INTEGRATION منسٹری سے ہے) نے صوبہ NORDRHEIN - WESTFALEN کے وزیر لیبر اینڈ انٹی گریشن HON.GUNTRAM SCHNEIDER کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔

وزیر موصوف نے کہا ”مسجد منصور“ کے افتتاح کے موقع پر تمام احمدیوں کو دلی طور پر مبارک باد اور سلام پیش کرتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی بنفس نفیس ہمارے شہر میں اور آج کے اس پروگرام میں تشریف آوری ہمارے لئے باعث عزت ہے۔ خلیفۃ المسیح کے آنے سے آخن (AACHEN) شہر کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ میں تمام مہمانوں کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔

ایک عرصہ قبل کولون مسجد کا افتتاح ہوا تھا۔ اس کے بعد جماعت نے ہمارے اس صوبہ میں بہت سی مساجد بنائیں۔ جماعت نے یہاں بہت ترقی کی ہے۔ احمدی یہاں نہایت فعال شہری ہیں اور مختلف پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ آپ اپنے پروگراموں کے ذریعہ، علاقہ کی خدمت کے ذریعہ دوسروں کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ باہم مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔

موصوف نے اپنے پیغام میں کہا۔ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ وقار اور احترام سے پیش آنا چاہئے اور ایک دوسرے سے اچھی باتیں سیکھنی چاہئیں۔

بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو مذہبی اور دہریوں کے درمیان فاصلہ ڈالنا چاہتے ہیں اور ان کے درمیان فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کے خلاف ہمیں اکٹھے ہو کر محنت سے کام کرنا ہوگا۔ جماعت احمدیہ اس میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کا نعرہ کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ نمایاں طور پر ظاہر کرتا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت امن کے قیام پر بہت زور دیتی ہے اور باہمی اتحاد اور محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتی ہے اور انتہا پسندی کو روکنا چاہتی ہے۔

موصوف نے آخر پر کہا۔ احمدی بہت نمایاں طور پر INTEGRATE ہیں اور ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔ آپ سب اپنے مذہب اور روایات کے ساتھ جرمنی اور صوبہ WESTFALEN کا حصہ ہیں۔

اس کے بعد صوبہ NORDRHEIN - WESTFALEN کے ممبر پارلیمنٹ KARL SCHULTHEIS نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور انور کا یہاں آخن میں آنا ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔

موصوف نے ایک احمدی دوست طارق ارشد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی ٹاؤن ہال کے سامنے پھولوں کی دکان ہے۔ طارق صاحب ہمیشہ خوش اخلاق اور مددگار نظر آتے ہیں اور ہمیشہ سے تمام شہریوں سے اور تمام پارلیمنٹ کے ممبران سے اچھے طریق سے پیش آتے ہیں اور وہ اکثر احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور رابطے قائم کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا جو عمارت بنتا ہے وہ اس میں رہنا بھی چاہتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کا گھر بناتا ہے وہ تو یقینی طور پر رہنا چاہتا ہے۔ پس آج کا دن جو کہ بہت خوشی کا دن ہے اور سب کے ساتھ مل کر اکٹھے ہو کر منایا جارہا ہے یہ مذہبی آزادی کے بغیر ممکن نہ ہونا تھا۔ ہر انسان کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اور اس پر عمل کرے۔

موصوف نے کہا کہ ”مسجد منصور“ کے بنانے سے جماعت احمدیہ کو بھی وہ وقار حاصل ہو رہا ہے جس کا ان کو حق ہے۔

موصوف نے کہا یہ بہت ضروری ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کے مذہب کا اسی طرح احترام کریں جس طرح اپنے مذہب کا احترام کرتے ہیں۔ اس طرح یقیناً ہم باہم مل جل کر محبت کے ساتھ رہ سکیں گے۔

موصوف نے آخر پر اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ آخن (AACHEN) میں بہت اچھا ہمسایہ مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے۔

آج مسجد منصور آخن کے افتتاح کے موقع پر پریزیڈنٹ یوروپین پارلیمنٹ HON.MARTIN SCHULZ نے بھی اپنا پیغام بھجوایا۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے ان کا یہ درج ذیل پیغام پڑھ کر سُنایا۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح حضرت مرزا مسرور احمد، لارڈ میئر، حاضرین کرام!

مجھے خوشی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کی ”مسجد منصور“ کی اس افتتاحی تقریب کے موقع پر مجھے آپ سے کچھ کہنے کا موقع دیا گیا ہے۔ اپنے فرائض کی مصروفیات کی وجہ سے میں آج کی اس تقریب میں شامل ہونے سے محروم ہوں۔ مسجد منصور کا افتتاح اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے مذہبی سربراہ کی تشریف آوری یورپ میں وسعت قلبی کے نامکمل راستہ میں ایک نہایت اہم سنگ میل ہے۔

اظہار رائے اور مذہبی آزادی یورپ کے سیاسی اقدار میں سے ہے اور یہ اقدار ”مسجد منصور“ کو آخن (AACHEN) شہر کے مذہبی اداروں میں شامل کرنے سے اور بھی پختگی پکڑ رہے ہیں۔

آخن شہر تین ممالک کی حدود سے ملنے کی وجہ سے ایک یورپی شہر ہے۔ یہاں پر مختلف جغرافیائی حدود اور مذہب کے فرق کے باوجود INTEGRATION کو سمجھا اور عملی زندگی میں ڈھالا جاتا ہے۔ مگر یہ صورت حال یورپی یونین میں ہر جگہ پر نہیں۔ کچھ منفی بحثوں سے قومی انا کو حد سے زیادہ اُجاگر کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف ڈر پیدا کیا جاتا ہے اور معاشرہ کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جب کہ ہم ایک ایسی کمیونٹی ہیں جو رواداری اور باہمی احترام پر مبنی ہے۔

”مسجد منصور“ کا افتتاح اور اس سے منسلک معاشرتی اور اخلاقی خدمت آخن شہر کی وسعت قلبی کو واضح کرتی ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے لئے اور اس کے احباب کے لئے اور ان کے مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور تمام احباب کو مبارک باد دیتا ہوں۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع افتتاح ”مسجد منصور“ آخن، جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ، تسمیہ اور تشہد کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانوں کو پہلے تو میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو امن اور سلامتی پہنچائے اور یہی ہمارا پیغام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں مہمانوں کو چھ بجے کا وقت دیا گیا اور میرے یہاں آنے میں کافی وقت لگا۔ تقریباً ایک گھنٹہ سے زائد آپ کو انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ اس کیلئے معذرت ہے۔ انتظامیہ کو میرے سفر کا اندازہ لگا کر وقت دینا چاہئے تھا۔ میں آج صبح لندن سے چلا ہوں اور بائی روڈ آیا ہوں ٹرین کے سفر کے بعد پھر آگے رستہ کی ٹریفک اور لمبے سفر کی وجہ سے میں وقت پر پہنچ نہیں سکا تو سب سے پہلے اس تاخیر کیلئے معذرت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو آج کی مسجد کے افتتاح کا مضمون ہے۔ آپ کے سامنے یہاں قرآن کریم کی آیات تلاوت کی گئیں۔ جن میں بتایا گیا کہ اسراف نہ کرو۔ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو۔ عدل اور انصاف سے کام لو۔ تو یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو مساجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کی ہے۔ اور اس کا تعلق مساجد کے ساتھ قائم کیا ہے۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے صرف کھانے پینے کیلئے پیدا نہیں کیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانور بھی کھاتے پیتے ہیں تو جانور کے کھانے میں اور انسان میں فرق ہونا چاہئے۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیاوی فائدہ اٹھانے کیلئے کھانے پینے کی نعمتیں دی ہیں تو ان سے فائدہ اٹھائے۔ جو سہولتیں دی ہیں ان سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن ہر چیز میں ایک اعتدال ہونا چاہئے۔ ایک بیلینس ہونا چاہئے اور یہ بیلینس قائم کرنا ایک حقیقی انسان کا کام ہے۔ اور جب یہ باتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری توجہ پھر عبادت کی طرف بھی پیدا ہوگی اور مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف بھی پیدا ہوگی۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیں دیتا ہے کہ دنیاوی چیزوں سے فائدہ ضرور اٹھاؤ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا مقصد ایک خدا کی عبادت کرنا بھی ہے اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہے۔ پس ضرورت سے زیادہ اپنے اوپر خرچ کرنا اور زیادتی کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم کر دیتا ہے اور پھر اس کے بندوں کے جو حقوق ہیں ان سے بھی محروم کر دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں بے شمار غریب لوگ پائے جاتے ہیں، بے شمار غریب قومیں پائی جاتی ہیں، بے شمار بیمار ہیں، بہت سے ضرورتمند ہیں، بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن غربت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر انسان کو یہ احساس ہو کہ میں نے اسراف نہیں کرنا اللہ تعالیٰ نے جو مجھے نعمتیں دی ہیں ان میں سے بچا کر جہاں میں نے اپنے حق ادا کرنے ہیں۔ انسان کا سب سے پہلا حق اپنے پر ہے۔ اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنے ہیں وہاں میں نے انسانیت کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری طرف توجہ رکھو گے تمہیں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ایک خدا ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا تو اس کے شکر گزار بنو گے۔ اور یہ شکر گزاری ہی عبادت ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شکر گزاری کا اظہار میرے بندوں کی مدد کی صورت میں ہوگا تو یہ ایک بنیادی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے مساجد کے تعلق میں بیان فرمائی۔ پس یہ دیکھیں کہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے جو ہمیں جہاں مسجد کے ساتھ وابستہ کرتی ہے وہاں ہمیں کل انسانیت کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب نے یہاں ذکر کیا کہ یہاں بہت سارے بادشاہ آئے۔ آخن کی تاریخ بڑی پرانی ہے۔ دنیاوی بادشاہتیں آنے والی اور چلی جانے والی ہیں۔ بہت سے بادشاہ آئے اور آپ نے سُنا، نپولین کا بھی ذکر ہوا۔ لیکن یہ سب آئے اور چلے گئے۔ کچھ نے اچھا کام کیا اور ان کو کچھ عرصہ لوگوں نے یاد رکھا اور اس پر زائد یہ کہ ان کے اچھے کام کی وجہ سے تاریخ نے بھی ان کو کچھ محفوظ کیا۔ اسی طرح کچھ نے صحیح کام نہیں کئے ہوں گے۔ ان بادشاہوں کی ظلم کی داستانیں بھی ہوتی ہیں۔ تو بادشاہ آتے ہیں چلے جاتے ہیں ان کے

خاندان بھی ختم ہو جاتے ہیں ان کے کام بھی ایک حدتک یادرکھے جاتے ہیں یا تاریخ کو یادرکھنے والی قومیں کچھ کسی حدتک یادرکھتی ہیں۔لیکن اصل چیز جو ہمیشہ یادرکھنے والی ہے وہ اصل بادشاہ ہے جس کو یادرکھنے کی ضرورت ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے،اس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے اس کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔جو کہتا ہے کہ میں رب بھی ہوں،لوگوں کی پرورش کرنے والا بھی ہوں ، میں مالک بھی ہوں ، میں نے اس دنیا کو پیدا کیا اور مالکیت کے حقوق میرے پاس ہیں لیکن اس کے باوجود میں ظالم نہیں ہوں، میں انسانوں کو پیار اور محبت دیتا ہوں۔اور فرماتا ہے کہ میں معبود بھی ہوں ۔ میری عبادت کرو۔پس خدا تعالیٰ وہ بادشاہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ رب بھی ہے، وہ مالک بھی ہے، وہ اِلٰہ بھی ہے اسکی عبادت بھی کی جاتی ہے۔پس دنیا کا کوئی بادشاہ اس بادشاہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔اس لئے ہمیں سب سے زیادہ اس بادشاہ کو یادرکھنے کی ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ جب مساجد قائم کرتی ہے تو اس کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے خدا کو یاد کیا جائے اور دنیا کے تمام مذاہب اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں ربّ ہوں تو اس کی ربوبیت یہ تقاضہ کرتی ہے (ربوبیت کا مطلب ہے پرورش کرنا) کہ جہاں تم اپنا خیال رکھ رہے ہو پرورش کررہے ہو وہاں دوسروں کا بھی خیال رکھو کیونکہ قرآنِ کریم کی پہلی سورت میں ہی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو رب کہا تو رب العالمین کہا۔خدا نے کہا کہ میں مسلمانوں کا بھی رب ہوں، میں عیسائیوں کا بھی رب ہوں ، میں یہودیوں کا بھی رب ہوں ، میں ہندوؤں کا بھی رب ہوں، میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کا رب ہوں بلکہ جو مجھے نہیں مانتے ان کی بھی پرورش میں کررہا ہوں۔ پس وہ رب العالمین ہے جو دنیا کی پرورش کررہا ہے اور اس کا تقاضہ یہ ہے، خدا تعالیٰ ہمیں یہ کہتا ہے کہ پھر تم میری عبادت کرو۔پس خدا تعالیٰ کے گھر تعمیر کرنے کا یہی مقصد ہے کہ اس کی عبادت کی جائے یا کسی بھی مذہب کی جو مذہبی جگہیں ہیں۔مثلاً churches، synagogues ہیں ان کی تعمیر کا بھی یہی مقصد ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ میں کیونکہ رب ہوں اس لئے تم بھی میری صفات کے مظہر بننے کی کوشش کرو اپنے اوپر یہ صفات لاگو کرو اور بندوں کے حق بھی ادا کرو۔ میں دنیا کی پرورش کررہا ہوں تم بھی دنیا کی پرورش کرو۔میں دنیا کو دیتا ہوں تم بھی ضرورت مندوں کو دو۔غریبوں کی خدمت کرو۔، لوگوں سے پیار کا سلوک کرو اور یہی تعلیم ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو جماعت احمدیہ اپنے اوپر لاگو بھی کرتی ہے اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ ہی ہے جو صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ان حقوق کی طرف توجہ دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ دنیا کے آفت زدہ علاقوں میں پہنچ کر ان کی خدمت کرتی ہے اور یہ خدمت بغیر کسی مذہب وملّت کی تفریق کے ہے اور اس کے علاوہ جماعت مستقل مدد بھی کررہی ہے۔سکول کھول کر، لوگوں کی علم کی پیاس بجھا کر۔ یہاں یونیورسٹی کا ذکر کیا گیا ہے۔آخن میں یونیورسٹی ہے۔تو حقیقت میں علم ایک ایسی چیز ہے جس کا حاصل کرنا دنیا کے ہر فرد کا حق ہے اور یہ اس شہر کی بڑی خوبی کی بات ہے کہ یہاں ایک یونیورسٹی بھی قائم ہے اور یقینا یہاں اس وجہ سے علم کا معیار بھی بہت بلند ہوگا۔تو بہرحال میں ذکر کررہا تھا کہ جماعت احمدیہ خدمتِ انسانیت کی غرض سے سکول بھی کھولتی ہے۔ لوگوں کو صحت کی سہولتیں مہیا کرنے کیلئے ہسپتال بھی کھولتی ہے اور افریقہ کے دور دراز علاقوں میں ہمارے ہسپتال اور سکول چل رہے ہیں ۔ اسی طرح دوسرے پراجیکٹ بھی چل رہے ہیں۔تو یہ خدمتِ انسانیت ہمیں ہمارے مذہب نے ، ہماری تعلیم نے سکھائی اور اس خدا نے ہمیں بتائی جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے مساجد آباد کرنی ہیں مسجد تعمیر کرنی ہیں تو ان کی آبادی کا حق اور ان مساجد میں آنے کا حق اس وقت ادا ہوگا جب تم صرف عبادت نہیں کررہے ہوگے بلکہ انسانیت کی خدمت بھی کررہے ہوگے لوگوں کے حقوق بھی ادا کررہے ہوگے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں عمارتیں بنانے کا ذکر ہوا ہے اور یہاں مئیر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے کہ عمارت بناتے ہیں تو رہنے کیلئے بناتے ہیں لیکن ہم نے جو یہ مسجد بنائی ہے صرف رہنے کے لئے نہیں بلکہ یہ مسجد ہم نے اس لئے بنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی بنیں اور اسلام کی حقیقی تصویر بھی دوسروں کو بتائیں ۔ عام طور پر اسلام کا تصور جو لوگوں کے ذہنوں میں ہے بعض لوگ اس کا اظہار کردیتے ہیں کہ سب مسلمان شدت پسند ہیں۔بعض کھل کر اظہار نہیں کرتے لیکن دل میں بہرحال ایک تحفظ اور reservation رکھتے ہیں کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب ہے۔لیکن حقیقی طور پر اسلام شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے۔ جو میں نے مختصراً باتیں کی ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو یہ ہے کہ ہمارا رب، ہمارا پالنے والا ، ہمارا معبود تو ہمیں یہ باتیں بتاتا ہے کہ جہاں تم عبادت کا حق ادا کرو وہاں ان لوگوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ بلکہ قرآنِ کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ نمازی جو مسجد میں آتے ہیں اور صحیح طرح بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے ،ان کی عبادتیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ ان کو واپس لوٹا دی جاتی ہیں۔ اور یہی ان کی ظاہری عبادتیں ان کیلئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس جب تک اعلیٰ اخلاق نہ ہوں جب تک لوگوں کے حقوق ادا نہ ہورہے ہوں صرف یہ عبادت کافی نہیں ہے۔اس لئے جماعت احمدیہ اس بات پر عمل پیرا ہے کہ ہم وہ حقیقی عبادت کریں کہ جہاں خدا تعالیٰ کے حقوق ادا ہوں وہاں اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مئیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ مل کر رہنا چاہئے اور ایک اچھی سوسائٹی کی یہی خوبی ہے۔ یہ یقیناً بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں اس طرح سے مل جُل کر رہنا چاہئے کیونکہ اس طرح ہم مذہب کی حقیقت کو پاسکتے ہیں اور ہم انسانی قدروں کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔ پس انسانی قدریں قائم رکھنا یہ سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ایک بڑی اچھی نصیحت میئر صاحب نے کی کہ مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ integration کیلئے سب سے بڑھ کر کوشش کرے گی۔آپس میں مل جُل کر رہنے کیلئے سب سے زیادہ کوشش کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یقیناً مجھے امید ہے کہ جس طرح پہلے یہاں کوشش ہوتی رہی اس سے بڑھ کر اس بارہ میں کوشش ہوگی اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں گے جو ایک ملک میں ایک اچھے شہری کو ادا کرنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح integraion minister کے نمائندہ نے یہاں آکر اپنی منسٹری کی طرف سے کچھ اظہارِ خیال کیا انہوں نے بھی یہ کہا کہ جرمنی میں جرمن جو ہیں بڑا وسیع حوصلہ رکھتے ہیں اور ان سے بڑی حوصلہ مند integration ہوتی ہے یہ بالکل صحیح بات ہے کہ جرمن قوم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا حوصلہ ہے۔ انہوں نے یہاں بہت ساری قوموں کو اپنے اندر جذب کیا ہوا ہے اور یہ حوصلہ مندی جب تک قائم رہے گی تب تک دنیا میں آپ کے اعلیٰ کردار کا پرچار ہوتا رہے گا۔لیکن اس حوصلہ مندی کے اظہار کیلئے آنے والی قوموں کا بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ بھی ایسے حوصلہ کا اظہار کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم آئیں اور جو مرضی کرتے رہیں۔ باہر سے آئے ہوئے ایشین لوگ جو گو باہر سے آئے ہیں لیکن اب جرمن قوم کا حصہ بن چکے ہیں ۔ یہاں پیدا ہوئے بچے جو چاہے ہندوستان سے آئے یا پاکستان سے آئے یا کسی اور ملک سے آئے لیکن یہاں پیدا ہوئے اور یہاں کی زبان بولتے ہیں یہاں کا حصہ بن چکے ہیں اگر وہ بھی صرف زبان کی حدتک نہیں ، بلکہ اپنے آپ کو integrate کرنے کے لحاظ سے بھی جب تک حوصلہ نہیں دکھاتے اس وقت تک یہ الزام نہیں دے سکتے کہ جرمن ہمیں اپنے اندر جذب نہیں کرتے۔ جذب کرنے کیلئے تو باہر سے آنے والوں کو بھی وہی اظہار کرنے ہوں گے جس کا اظہار پرانی جرمن قوم نے کیا یہاں رہنے والے مقامی جرمنوں نے کیا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس حوصلہ مندی کا جواب، بڑھ کر حوصلہ مندی سے دیں گے اور ہمیشہ یہ ثابت کریں گے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی ملک کا وفادار ہے اور قوم کی اور ملک کی ترقی کیلئے کوشاں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صوبائی اسمبلی کے ممبر تشریف لائے انہوں نے پھولوں کی دکان کا بھی ذکر کیا کہ وہ دکان جو ہمارے احمدی کی ہے وہ تو پھول پیش کرتے ہیں تو ان صاحب نے ایک مثال کیلئے نمونۃً یہاں کے لوگوں میں ان پھولوں کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے یہ بتانے کیلئے ہماری طرف سے شدت پسندی کے جذبات کا اظہار نہیں ہوگا۔ ہماری طرف سے پتھر نہیں پڑیں گے ہماری طرف سے تلوار نہیں اٹھائی جائے گی بلکہ ہم تو پھول پیش کرنے والے لوگ ہیں اور ہم یہ ہمیشہ پیش کرتے رہیں گے۔لیکن یہ پھول جو پیش کئے جارہے ہیں یہ پھول جو آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں یہ پھول جس کو لوگ پسند کرکے اور پیسے خرچ کرکے خریدتے ہیں یہ پھول تو اپنی خوبصورتی کو بھی عارضی طور پر قائم رکھنے والے ہیں اور ان کی خوشبو بھی اگر ہے تو وہ عارضی خوشبو ہے۔لیکن سب سے اچھے پھول جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ تو وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کو ہمیشہ قومیں یاد رکھتی ہیں اور دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کو سراہا جاتا ہے اور ان کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ وہ حقیقی پھول ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ یہاں یہ بھی پیغام میں پڑھا گیا کہ ہمسائے کا حق ادا کرنا ہے۔ ہمسائے کے حق کا جہاں تک سوال ہے اسلام ہمسائے کے حق کی اس قدر تلقین کرتا ہے کہ قرآنِ کریم میں بھی بار بار ہمسائے کے حق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمسائے کے حق کی اتنی توجہ دلائی کہ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید ہمسائے بھی ہماری جائدادوں میں اس کی طرح وارث بن جائیں جس طرح ہمارے حقیقی ورثاء وارث ہوتے ہیں۔ اسلام نے اس حدتک ہمسائے کے حقوق کا خیال رکھا ہے۔ اور پھر ہمسایہ صرف وہ نہیں جس کی دیوار اپنے گھر کے ساتھ جڑتی ہے یا ایک ہی بلڈنگ میں رہنے والے چند فلیٹ ہمسائے ہیں۔ بلکہ آپ کے ساتھ سفر کرنے والا بھی ہمسایہ ہے آپ کے شہر میں رہنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے آپ کے دفتر میں کام کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے اور ان سب کے حقوق ادا کرنا ایک احمدی کا فرض ہے ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے۔

پس ہمسائے کے یہ حقوق ہیں جو اسلام قائم کرتا ہے اور یہ وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی ہم پر فرض ہے ایک احمدی مسلمان پہ فرض ہے اور ایک حقیقی مسلمان پہ فرض ہے۔ احمدیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اپنے ان فرائض کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ ان کو میں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اپنے ان فرائض کی طرف

توجہ دیں۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیں۔ پہلے سے بڑھ کر اپنے اعلیٰ اخلاق اپنے ہمسایوں کو بھی دکھائیں اور اپنے شہر والوں کو بھی دکھائیں بلکہ اس ملک کے لوگوں کو دکھائیں اور کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ اسلام کی تعلیم ایسی تعلیم ہے جس میں شدت پسندی ہے بلکہ یہ لوگ کہیں کہ اسلام کی تعلیم تو اچھی تعلیم ہے لیکن اس کو بگاڑنے والے بعض مسلمان ہیں جنہوں نے بگاڑ دیا۔ لیکن اس کی حقیقی تصویر بھی احمدی مسلمانوں کے ذریعہ سے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ پس اس سے بڑھ کر اظہار کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ احمدیوں کو میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پہلے سے بڑھ کر سفیر بننا ہے ۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا حق ادا کرنا ہے اور اس کیلئے آپس میں بھی محبت اور پیار میں بڑھیں کیونکہ مسجد کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوسکتا جب تک آپس میں محبت اور پیار نہیں ہوگا۔ جب عبادت کرنے کیلئے آتے ہیں جب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں جب دعائیں کر رہے ہوتے ہیں سلام پھیر رہے ہوتے ہیں تو سب وہ لوگ جو آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے کھڑے ہیں وہ اس میں شامل ہوتے ہیں اور اگر صرف منہ سے تو دعائیں کر رہے ہوں منہ سے تو السلام علیکم نکلتا ہو لیکن دلوں میں رنجشیں اور کدورتیں ہوں بدظنیاں ہوں تو آپ عبادت کا حق نہیں ادا کر سکتے۔ آپ نماز کا بھی حق ادا نہیں کر رہے اور پھر ایسے لوگ اس زمرہ میں شامل ہوتے ہیں جس کا میں نے پہلے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کیلئے ان کی نمازیں ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اپنوں سے بھی محبت اور پیار میں آپ نے بڑھنا ہے اور غیروں سے بھی پہلے سے بڑھ کر تعلقات بھی قائم کرنے ہیں اور اس تعلق میں بڑھتے چلے جانا ہے اور دنیا کو یہ بتانا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور جہاں عبادت کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں حقیقی عبادت کرنے والوں کا حق ادا کرنے والے ہوں وہاں لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔

اسی طرح میں تمام معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائے اور ہمارے اس فنکشن کو رونق بخشی۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

آج کی اس تقریب میں دوسو دس مہمان شامل ہوئے جن میں صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر SCHULTHEIS KARL، لارڈ مئیر آخن MARCEL PHILIPP، ممبر صوبائی پارلیمنٹ JANSEN DANIELA، ممبر سٹی پارلیمنٹ KUCKELKORN MANFREI، ممبر سٹی پارلیمنٹ JANSEN BJORN، ممبر سٹی پارلیمنٹ DOPATKA MATHIAS، شہر WURSELEN کے مئیر KELLER ARNO اور اس کے علاوہ مختلف حکومتی دفاتر کے حکام، وکلاء، ڈاکٹرز، انجینئر، اساتذہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

تقریب کے اختتام پر بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لا رہے تھے تو ایک عمر رسیدہ احمدی دوست نے (جو ویل چیئر پر تھے) حضور انور سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ حضور انور از راہ شفقت ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور شرف مصافحہ سے نوازا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔ اس خوش نصیب شخص کا نام چوہدری عنایت اللہ ہے اور ان کی عمر 100 سال ہے۔ پاکستان میں بھلوال ضلع سرگودھا سے تعلق ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت میں رونق افروز رہے۔ اس دوران بعض مہمان آ کر حضور انور سے ملے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اسکا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

مسجد کے سامنے واقع کنڈر گارڈن سکول کی ایک ٹیچر ANETT BOLLE بھی اس تقریب میں شرکت کیلئے آئی تھیں۔ حضور انور کے خطاب سے متاثر ہو کر کہنے لگیں کہ آج مجھے سب سے زیادہ متاثر حضور انور کے وجود نے کیا ہے۔ حضور کی آنکھوں سے محبت ٹپکتی ہے اور حضور کے الفاظ سے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے آج بڑی خوش اخلاقی سے اور دھیمے انداز میں باتیں کی ہیں لیکن اس انداز میں بھی ایک بارعب بادشاہ کی جھلک تھی۔ خلیفہ کی یہ سب باتیں ہمارے دل میں اتری ہیں اور اس وجہ سے ہر ایک کے دل میں ان کی ایک عزت قائم ہوگئی ہے۔ مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ خلیفۃ المسیح انسانیت کیلئے ایک خاص تحفہ ہیں۔ میری زندگی میں کبھی کسی انسان نے مجھے اتنا متاثر نہیں کیا جتنا آج خلیفۃ المسیح نے کیا ہے۔

موصوفہ ٹیچر کے خاوند FRITZ BOLLE بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ وہ کہنے لگے کہ جو امن خلیفۃ المسیح کے مبارک وجود سے دنیا میں پھیل رہا ہے یہ ایک حیرت انگیز بات ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ یہی وہ امن ہے جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔

ایک خاتون سائیکالوجسٹ الیگزنڈرا صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خاص طور پر حضور انور کے محبت بھرے پیغام سے جو آپ نے آج ہمیں دیا ہے۔ حضور انور نے پھول بیچنے والے کی مثال دے کر اسلامی تعلیم کو اور اعلیٰ اخلاق کو پھول سے جو تشبیہ دی ہے اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور اب یہ ہمیشہ قائم رہنے والا اور خوشبو دینے والا پھول، ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا۔

AACHEN میں رہنے والے ایک دوست BONGER صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے کہ دو تین سال قبل میں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تھا۔ آج میں درحقیقت اس غرض سے آیا تھا تا کہ یہ دیکھوں اور موازنہ کروں کہ کیا آپ کے خلیفہ صرف بڑی شخصیات کے سامنے اور اہم پلیٹ فارم پر امن کی تعلیم پیش کرتے ہیں یا دوسرے چھوٹے پروگراموں میں بھی جہاں کم اقتدار رکھنے والے لوگ شامل ہوں وہاں بھی امن کی بات پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آج میں نے خلیفہ کا خطاب سنا ہے آپ نے وہی تعلیم پیش کی ہے جو یورپین پارلیمنٹ میں کی تھی۔ آپ نے سب کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے، رواداری اختیار کرنے، صبر کا برتاؤ کرنے اور حوصلہ دکھانے اور آپس میں نیکی سے پیش آنے کی تلقین کی ہے۔ ان سب باتوں نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر KARL SCHULTHEIS نے کہا:

’’آج کی تقریب کا انتظام بہت اچھا تھا۔ آپ کے خلیفہ ایک حقیقی اسوہ ہیں اور حقیقی رنگ میں امن کے پیغامبر ہیں۔‘‘

صوبائی پارلیمنٹ کی ممبر DANIELA JANSEN صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’’خلیفۃ المسیح کا پیغام مزید لوگوں تک پہنچایا جانا چاہئے۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا تعارف ہوا ہے۔‘‘

مسجد کے احاطہ کے ساتھ والے ہالوں کے مالک MR.SCHNEIDER اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔

حضور کا خطاب سنکر کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح نے جو فرمایا ہے وہ بہت اثر کرنے والا ہے۔ ہم نے بہت توجہ سے خلیفہ کا خطاب سنا اور آپ کا یہ خطاب بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم تو خلیفۃ المسیح کے الفاظ کو مزید کئی گھنٹوں کیلئے سن سکتے ہیں بلکہ سننا چاہتے ہیں۔

ایک جرمن نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں اس پر اگر صرف احمدی مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے باشندے عمل کرنا شروع کر دیں تو اس دنیا میں ایک زبردست امن کا مظاہرہ ہوگا۔ اس تعلیم کو قبول کرنے کیلئے عیسائی یا مسلمان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر عقل رکھنے والا شخص اس تعلیم کو قبول کرنے پر مجبور ہے۔

ملک یوکرائن سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

’’ہم تو سمجھ رہے تھے کہ ایک مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے خلیفۃ المسیح ایک مشکل الٰہیاتی زبان استعمال فرمائیں گے اور فلسفیانہ کلام فرمائیں گے۔ مگر ہم حیران ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے کسی بھی قسم کے مشکل الفاظ استعمال نہیں فرمائے بلکہ آسان زبان میں عملی باتوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنے خطاب کا تعلق دنیا کے امور، امثال اور فلسفیانہ باتوں سے نہ رکھا۔‘‘

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ANTHONY

کلام الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدر آباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

RIGHTS صاحب نے کہا:
خلیفۃ المسیح کی ایک ایسی شخصیت معلوم ہوتی ہے جو سمجھتے ہیں کہ کس طرز اور کس طریق پر بات کرنی چاہئے جو موقع اور محل کے مطابق ہو اور یہ بات مجھے نہایت اچھی لگی ہے۔ تیار کر کے تو ہر کوئی تقاریر پیش کر لیتا ہے لیکن ایک انسان جو اتنا وسیع علم رکھتا ہو اور بالکل موقع محل کے مطابق بات کرے اور حاضرین کی سمجھ کے مطابق بات کرے، بہت کم ہوتے ہیں۔ اسی طرح کے خطابات اور تقریریں ہونی چاہئیں۔ جیسی خلیفۃ المسیح نے کی ہے۔ اب یہ بات نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی مسجد نہ صرف اس جگہ بنے بلکہ مزید اور جگہوں پر بھی بنے۔

SPD پارٹی کے ممبر MATHIAS DOPATKA صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''مجھے وہ استعارہ جو خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں استعمال کیا تھا جو کہ پھولوں کی دکان اور پھولوں سے تھا، بہت پسند آیا کہ جس طرح انسان پھول کی خوشبو سونگھ کر خوشی محسوس کرتا ہے اسی طرح جماعت احمدیہ امن کی تعلیم پھیلا کر ایک نہ ختم ہونے والی خوشبو اور خوشی پھیلانا چاہتی ہے۔ مجھے لگتا ہے یہ استعارہ استعمال کرنے سے قبل تقریر میں سوچا تو نہیں ہوگا۔ لیکن جس طرح سے خلیفۃ المسیح نے بات پیش کی بہت ہی اچھی لگی۔''

مسجد کے علاقہ کے پولیس انچارج WALTER FRANZEN صاحب نے کہا:
''مجھے خلیفہ صاحب کی یہ بات بہت ہی اچھی لگی کہ وہ صرف ہم مہمانوں سے مخاطب نہیں ہوئے بلکہ سب حاضرین یعنی احمدی احباب وخواتین سے بھی مخاطب ہوئے۔ خلیفۃ المسیح نے جو تلقین کی کہ سب کا فرض بنتا ہے کہ امن پیدا کریں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں اور پیار اور محبت کا سلوک کریں تا کہ امن قائم ہو۔ خلیفہ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ سب سے محبت کرتا ہے اور ہر فرد اس کی محبت کو پا سکتا ہے خواہ اسے GOD کہیں یا اللہ کہیں یا ربّ کہیں اور اس وجہ سے ہمیں محبت سے پیش آنا چاہئے۔ خلیفہ نے یہ بہت اچھی بات کہی کہ انسان کو منافقت سے بچنا چاہئے۔ یعنی یہ کہ انسان بے شک مسجد جائے اور شریف بنتا پھرے لیکن اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اسکا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ خلیفہ کی یہ سب باتیں بہت پُر اثر ہیں۔ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ مجھے آج خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میرے خیال میں خلیفہ وہ مقام رکھتے ہیں جو کیتھولکس میں پوپ کا مقام ہے۔''

WURSELEN شہر کے میئر ARNO KELLER نے کہا ''خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے ایک بات نہایت پسند آئی کہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالاتا ہے وہ صرف تب اصل فائدہ اور اصل مقصد کو پہنچ سکتا ہے جب ساتھ انسانوں کی مدد کرے اور انسانوں کے حقوق کو مدنظر رکھا جائے۔ میرے نزدیک یہ وہ مین (MAIN) پیغام ہے جو خلیفۃ المسیح نے آج ہمیں دیا ہے میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ جذبہ اور ایسے خلق کو ہر انسان سمجھے تو آج دنیا تبدیل ہو جائے۔''

شہر آخن کی INTEGRATION کے امور کی نمائندہ نے کہا ''میں خلیفۃ المسیح کے پیغام کی مکمل تائید کرتی ہوں۔ خاص طور پر اس بات کی کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہئے INTEGRATION کیلئے صبر کی ضرورت ہے۔ پھر جو پھولوں کا استعارہ خلیفہ نے بیان کیا نہایت ہی پسند آیا اور یہ بات بہت سے احمدیوں پر پورا اترتی ہے۔ طارق جس کی پھولوں کی دکان ہے اکیلا نہیں ہے بلکہ AACHEN میں بہت سے نوجوان ملتے ہیں۔ جیسے مثال کے طور پر وہ جو یکم جنوری کو صفائی کرتے ہیں اور پھر شجر کاری کا پلان کرتے ہیں۔''

ایک آرکیٹیکٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس سے قبل جماعت سے کوئی واقفیت نہیں تھی۔ حضور انور کے خطاب نے دل پر اثر کیا ہے اور حضور انور کا انداز تکلّم دھیما اور بہت قابل ستائش تھا۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ مسجدوں میں عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں اگر دلوں میں ایک دوسرے سے رنجشیں ہوں گی اور آپ کا یہ فرمانا بھی بہت پسند آیا کہ ہر قسم کے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان حقوق کی ادائیگی عبادت کیلئے لازمی ہے۔

ایک پولیس انسپکٹر نے کہا ''ایک بہت اچھا پروگرام تھا۔ جس کو میں ہمیشہ اچھے رنگ میں یاد کروں گا۔ آپ کے خلیفہ ایک حیرت انگیز اثر قائم کرنے والی شخصیت ہیں۔''

ایک مہمان MR. ALEX DROSTE نے کہا ''پیاری جماعت احمدیہ، آپ ایک بہت پیاری جماعت ہیں۔ مجھے آپ کے پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے بہت تجسّس تھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ لوگوں کی مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔ آخر پر مجھے موقع ملا کہ میں خلیفۃ المسیح سے مصافحہ کروں۔ یہ میرے لئے قابل فخر تھا۔ اس وقت میری ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم اچھے ہمسایہ بنیں گے۔ خدا اور اسکا فضل آپ کے ساتھ ہو۔''

دو پولیس والوں نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا کہ حضور کا خطاب بہت اچھا تھا۔ ساری باتیں سیدھا دل میں اتر رہی تھیں۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ لیکن اس کے لئے ہر ایک کو حرکت کرنا ہوگی۔ ہر ایک کو اس پر عمل کرنا ہوگا۔

ایک REAL ESTATE AGENT نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے بالکل میرے دل کی باتیں فرمائی ہیں، میں نے خلیفہ کی تقریر جو یورپین پارلیمنٹ میں فرمائی تھی وہ بھی سنی ہے اور آج کی تقریر بھی سن چکا ہوں۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ آپ کی جماعت میں خلیفہ کی باتوں کا عملی نقشہ ملتا ہے۔ اگر خلیفہ کی باتوں کو ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے اور ہر ایک اس پر عمل کرنے لگ جائے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

غرض ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں اپنی دلی کیفیت کا اظہار کیا۔ اور ہر ایک حضور انور کے خطاب سے متاثر ہو کر یہاں سے رخصت ہوا۔

''مسجد منصور'' آخن کی اس افتتاحی تقریب کے بعد یہاں سے فرنکفرٹ کیلئے روانگی تھی۔

سوا نو بجے یہاں سے فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ آخن سے فرنکفرٹ کا فاصلہ 261 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ساڑھے گیارہ بجے جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرنکفرٹ اور جرمنی کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے۔ احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُرجوش استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں ایک ہی طرز کے خوبصورت لباس میں ملبوس مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور **اھلًا وسھلًا ومرحبًا** کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب پُرجوش انداز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔

مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ فرنکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرنکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ WIESBADEN، GROSS GERAU، HANAU، FLORSHEIM، BADHOMBURG، DIETZENBACH، OFFENBACH، ESCHBORN، MORFELDEN کی جماعتوں سے آئے تھے۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے ان دو رویہ کھڑے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد وخواتین یہاں پہنچے تھے اور جن کی تعداد ایک ہزار تین صد کے لگ بھگ تھی۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء پڑھنے کی سعادت پائی۔

ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بیحد خوش تھے اور سجدات شکر بجالاتے تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ جو ان کو ایک آب حیات عطا کر رہی تھیں۔ ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت اور برکتیں ہم سب کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیروں میں پیدا کی پھر اس پر اپنے نور کا چھینٹا ڈالا۔ جس نے یہ نور حاصل کیا ہدایت پائی اور جس نے اسے چھوڑ دیا گمراہ ہو گیا۔
(جامع ترمذی کتاب الایمان باب فی افتراق ھذہ الامة حدیث نمبر 2566)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان (صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی وافراد خاندان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔''
(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف۔ (۲) کشّاف)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

رمضان المبارک

خدا تعالیٰ کی عظیم الشان برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ

اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رکن روزہ ہے۔روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب اس کی اصلاح اور قوتِ برداشت کی تربیت مدّنظر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔‘‘ (فتاویٰ احمدیّہ)

صوم (روزہ) کے لغوی معنی رُکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبحِ صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیّت سے کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (سورۃ البقرہ)

رات کے وقت کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہیں سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔یعنی فجر طلوع ہو جائے۔تو اس کے بعد رات آنے تک سارا دن روزہ کی تکمیل میں لگے رہو۔خُدا کی خاطر اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے کھانے پینے اور جنسی خواہشات سے رکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے بطور علامت ہے۔جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی۔جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت۔

جب اصل مقصد حاصل کرنے کا جذبہ ہی نہیں تو روزہ کا کیا فائدہ۔اِسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:

لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَ اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ اَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ فَكَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَ كَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامٍ اِلَّا السَّهَرُ (دارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

یعنی روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصّہ دلائے تو تُو اُسے کہدے کہ مَیں روزہ دار ہُوں۔ جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے جس سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

قدیم مذاہب میں روزہ

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا وجود قدیم سے قدیم مذاہب میں بھی ملتا ہے۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:۱۸۴)

یعنی اے مسلمانو! تم پر روزہ رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کی غرض تقوٰی کا حصول اور تہذیب نفس ہے۔

اسلامی روزوں اور قدیم مذاہب کے روزوں کی شکل میں گو اختلاف ہے مگر بنیادی عناصر سب میں مشترک ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ (مسند دارمی باب فضل السحور، حاشیہ المنتقی من اخبار المصطفٰے مطبوعہ رحمانی دہلی ۱۳۲۳ھ)

یعنی ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔ مسلمان سحری کھا کر روزہ رکھتے ہیں اور اہل کتاب سحری نہیں کھاتے۔اسی طرح ہندو اپنے روزہ کے دوران میں کئی چیزیں کھا بھی لیتے ہیں پھر بھی ان کا روزہ قائم رہتا ہے گویا ان کے ہاں صرف بعض چیزوں سے پرہیز کا نام روزہ ہے۔عیسائیوں کے روزے بھی اسی قسم کے ہیں کہ کسی روزے میں گوشت نہیں کھانا۔کسی میں خمیری روٹی نہیں کھانی۔بعض مذاہب میں پورے دن رات کا روزہ بغیر سحری کھائے ہوتا ہے۔ وہ صرف شام کے وقت افطار کرتے ہیں۔ کسی مذہب میں چار چار دن متواتر روزہ رکھنے کا حکم ہے۔بعض مذاہب میں ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں صرف ٹھوس غذا کھانے سے منع کیا گیا ہے۔اور ہلکی غذا دودھ پھل وغیرہ کے استعمال کی اجازت ہے۔

روزہ کی غرض

روزہ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے کیونکہ جہاں انسان خُدا کی خاطر لذّات کو ترک کر دیتا ہے وہاں اسے اپنے نفس کو زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم کرنے اور ہر قسم کی حرام اور نجس چیزوں سے پرہیز کی کوشش کرنے کا سبق بھی اسے ملتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’روزوں کی غرض کسی کو بھُوکا یا پیاسا مارنا نہیں ہے۔ اگر بھوکا مرنے سے جنّت مل سکتی تو مَیں سمجھتا ہوں کافر سے کافر اور منافق سے منافق لوگ بھی اس کے لینے کے لئے تیار ہو جاتے کیونکہ بھوکا پیاسا مَر جانا کوئی مشکل بات نہیں۔

درحقیقت مشکل بات اخلاقی اور روحانی تبدیلی ہے۔لوگ بھوکے تو معمولی معمولی باتوں پر رہنے لگ جاتے ہیں۔قید خانوں میں جاتے ہیں تو بھوک ہڑتال (مرن برت) شروع کر دیتے ہیں اور برہمنوں کا تو یہ مشہور حیلہ چلا آتا ہے کہ جب لوگ ان کی کوئی بات نہ مانیں تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ پس بھوکا رہنا تو کوئی بڑی بات نہیں اور نہ یہ رمضان کی غرض ہے۔

رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے اس کا بھوکا رہنا علامت اور نشان ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنے ہر حق کو خدا کے لئے چھوڑنے کے لئے تیار ہے۔ کھانا پینا انسان کا حق ہے میاں بیوی کے تعلقات اس کا حق ہے اس لئے جو شخص ان باتوں کو چھوڑتا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے لئے اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ناحق کا چھوڑنا تو بہت ادنیٰ بات ہے اور کسی مومن سے یہ اُمید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی کا حق مارے مومن سے جس بات کی اُمید کی جا سکتی ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے اپنا حق بھی چھوڑ دے۔لیکن اگر رمضان آئے اور یونہی گذر جائے اور ہم یہی کہتے رہیں کہ ہم اپنا حق کس طرح چھوڑ دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے رمضان سے کچھ حاصل نہ کیا کیونکہ رمضان یہی بتانے کے لئے آیا تھا کہ خدا کی رضا کیلئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں۔‘‘

(الفضل ۳۰ / مارچ ۱۹۲۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ: ’’جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خُدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔‘‘ (بحوالہ الفضل ۱۷/ دسمبر ۱۹۶۶ء)

غرض جہاں روزہ سے تزکیہ نفس وتجلّی قلب ہوتی ہے وہیں روزہ جسمانی، اخلاقی اور معاشرتی فوائد کا موجب بھی بن جاتا ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے۔جس طرح جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی (یعنی روزہ کی حالت) روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز تر ہوتے ہیں۔اِسی لئے فرمایا:

’’اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ‘‘ (بقرہ:۱۸۵)

یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔

قرآن کریم میں روزہ کو متقی بننے کا ایک مجرب نسخہ بتایا گیا ہے۔یعنی اگر تم اس نسخہ پر عمل کرو گے تو متقی بن جاؤ گے۔فرمایا:۔

’’يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔‘‘ (بقرہ: ۱۸۴) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اِسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

’’جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں باقی آگے اس کی فروع ہیں۔وہ چار منابع یہ ہیں اوّل۔کھانا۔ دوئم پینا۔سوئم شہوت۔ چہارم حرکت سے بچنے کی خواہش۔

سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے۔لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصّہ میں اُٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔سحری کے لئے اُٹھتا ہے۔ سارا دن مونہہ بند رکھتا ہے۔سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار کو یہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے۔پھر کھانے پینے اور شہوت سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ضروریاتِ زندگی کو چھوڑتا ہے۔پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔‘‘ (الفضل ۱۷/ دسمبر ۱۹۶۶ء)

روزہ کا جسمانی فائدہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسانی جسم تکالیف اور شدائد برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے اس میں قوت برداشت اور صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے علاوہ ازیں صحت کے برقرار رکھنے میں فاقہ کی طبّی اہمیّت مسلّم ہے۔اگر اعتدال پیشِ نظر رہے تو اس سے صحت میں نمایاں فرق پڑتا ہے۔گویا روزہ جسم کی صحت کا ضامن ہے اور روحانی لحاظ سے تقویٰ کا منبع اور سرچشمہ ہے۔اس سے خوش خلقی۔عفّت۔دیانت۔ نیک چلنی اور تزکیہ نفس کی توفیق ملتی ہے۔صبر و جرأت کی قوتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔غرباء کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے اور ان کی مدد کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے اور اس طرح اقتصادی اور طبقاتی مساوات کے رجحانات کو فروغ ملتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صحت بھی برقرار رہتی ہے۔

روزہ رکھنے والے کا درجہ

حدیث قدسی ہے: ’’كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ۔‘‘ (بخاری کتاب الصوم)

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اس لئے مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔(کیونکہ وہ اپنی تمام خواہشات اور کھانے پینے کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)۔

نیز فرمایا: ’’قَسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔

اسی طرح فرمایا: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم)

جو شخص ایمان کے تقاضے کے مطابق اور ثواب کی نیت سے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

روزوں کی اقسام

متعدد قسموں کے روزوں کا ذکر قرآن و حدیث میں پایا جاتا ہے مثلاً فرض روزے۔نفلی روزے۔

فرض روزوں کی مثال جیسے رمضان کے روزے۔رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء۔ کفّارہ ظہار کے روزے۔ کفّارہ قتل کے روزے۔ عمداً رمضان کا روزہ توڑ دینے کی سزا کے ساٹھ روزے۔ کفارۂ قسم کے روزے۔ نذر کے روزے۔ حج تمتع یا حج قِران کے روزے۔ بحالت احرام شکار کرنے کی وجہ سے روزہ۔

بحالت احرام سرمنڈوانے کی وجہ سے روزہ۔

دوسری قسم نفلی روزوں کی ہے جیسے۔شوال کے چھ روزے۔عاشورہ کا روزہ۔صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔یوم عرفہ کا روزہ۔ہر اسلامی مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ۔

بعض دنوں میں روزہ رکھنا منع اور مکروہ ہے مثلاً صرف ہفتہ یا جمعہ کے دن کو خاص کر کے روزہ رکھنا پارسیوں کی طرح نیروز ومہرگان کے دن روزہ رکھنا۔صوم دہر یعنی بلا ناغہ مسلسل روزے رکھتے چلے جانا۔عید کے دن اور ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا سخت منع ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ودرمختار بحوالہ بہار شریعت، جلد ۵)

رمضان کے روزے

ماہ رمضان اور اس کی فضیلت:۔ماہ رمضان کو خدا تعالیٰ نے ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔قرآن کریم کے نزول کا آغاز اسی مہینہ سے ہوا۔فرمایا:

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔'' (بقرہ)

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ''

(بخاری کتاب الصوم)

اس بابرکت مہینہ میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

یعنی یہ مبارک مہینہ فضلِ الٰہی اور رحمتِ خداوندی کو جذب کرنے کا ایک بابرکت مہینہ ہے اس مہینہ میں خصوصاً اس کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت دعائیں مانگا کرتے اور بہت زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

روزہ کس پر فرض ہے

رمضان کے روزے ہر بالغ عاقل تندرست مقیم مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔مسافر اور بیمار کو یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایّام میں ان روزوں کو پورا کرلیں۔جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور و ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے۔اسی طرح ایسی مرضعہ اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے۔ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔'' (بقرہ:۱۸۵)

یعنی تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور اُن لوگوں پر جو اس یعنی روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔

روزہ کب رکھنا چاہئے

رمضان کے روزوں کے لئے حکم ہے کہ'' لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ'' جب تک ماہ رمضان کا چاند نظر نہ آجائے روزہ نہ رکھو۔یہ رویت نظری بھی ہو سکتی ہے اور علمی بھی۔

رویتِ علمی کی دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ شعبان کے پُورے تیس دن گزر چکے ہوں یا باتفاقِ علماء اُمّت ایسا حسابی کیلنڈر بنالیا جائے جس میں چاند نکلنے کا پُورا پُورا حساب ہو اور غلطی کا امکان نہ رہے۔

ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ چاند نکلنے کی خبر شرعاً معتبر ہے اس کے مطابق حسب فیصلہ ارباب علم واقتدار عمل کیا جائے گا۔لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جگہ جہاں چاند دیکھا گیا ہے اور جہاں خبر پہنچی ہے دونوں کا افق اور مطلع ایک ہو ورنہ یہ خبر قابل عمل نہ ہوگی۔یعنی اگر دونوں علاقوں کا فاصلہ بہت زیادہ ہو جیسے برطانیہ اور ہندوستان تو یہ خبر ان علاقوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کے لئے قابل عمل نہ ہوگی۔

اگر مطلع صاف نہ ہو ابر یا گہری دھند ہو تو رمضان کے چاند کی رویت کے ثبوت کے لئے ایک معتبر عادل آدمی کی گواہی قبول کی جاسکتی ہے لیکن افطار اور عیدالفطر منانے کے فیصلہ کے لئے کم ازکم دو عادل آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔(ترمذی کتاب الصوم باب الصوم بالشهادة)

روزہ کے لئے نیّت ضروری ہے

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:'' مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصَّوْمَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔'' (ترمذی کتاب الصوم باب لاصیام لمن لم یعزم من اللیل، ص ۹۱/۱)

جو صبح سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔نیّت کرنے کے لئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔نیّت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔

نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیّت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیّت کر سکتے ہیں۔اسی طرح اگر کوئی عذر ہو مثلاً رمضان کا چاند نکلنے کی خبر طلوع فجر کے بعد ملی ہو اور ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس وقت روزہ کی نیّت کر سکتے ہیں اور ایسے شخص کا اس دن کا روزہ ہو جائے گا۔

(ماخوذ از فقہ احمدیہ حصہ عبادات، صفحہ 267 تا 274)

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ
اُدھڑے ہیں جو بھی بخیے ، محنت سے ان کو سینا
رحمت کے خوان اٹھائے آئے اُتر فرشتے
اور اِذنِ لُوٹ بھی ہے ، سو لُوٹ لو خزینہ
ساون ہے رحمتوں کا ، بھادوں ہے برکتوں کا
بوچھاڑ میں نہالو ، دھو لو دلوں کا کینہ
کنڈی لگا کے دیکھو ، جھولی بچھا کے دیکھو
آنسو بہا کے دیکھو ، ہر اشک ہے نگینہ
گو اور بھی مہینے ہر چند معتبر ہیں
ماہِ صیام لیکن انمول ہے دفینہ
قُربِ خدا کو پانا اِس ماہ میں سہل ہے
سادہ مثال سمجھو یہ لفٹ ، وہ ہیں زینہ
کھانے پہ زور کم ہو افطار اور سحر میں
دل میں انڈیل لینا قُرآن کا خزینہ
بھر نہ سکیں گے ہرگز ، برتن اگر ہیں اوندھے
سیدھا کرو دلوں کو ، کچھ سیکھ لو قرینہ
دنیا کی دولتوں کو ٹھوکر پہ بھی نہ رکھے
جس کو ہوا میسّر اک سجدۂ شبینہ
حکمِ خدا پہ جو بھی ہر آن سر جھکائے
مل کر رہے گا اس کو اک قالبِ سکینہ
کیا کیا نہ فیض پائے چمٹے جو ایک در سے
ہر سمت بھاگتا ہے یہ بندۂ کمینہ
اس نفس کو نکالو سینے کی مملکت سے
یہ ہے یہود خصلت اور پاک ہے مدینہ
قُربِ خدا کو پانا کچھ کھیل تو نہیں ہے
جلتا ہے اس دیے میں بس خون اور پسینہ
ماہِ صیام اگلا شاید نہ دیکھ پاؤں
دنیا سے دل غنی ہے کافی ہے اتنا جینا
اس راہ گذر میں عرشی مرنا ہی زندگی ہے
آسان تو نہیں ہے یہ جامِ وصل پینا

(ارشاد عرشی ملک اسلام آباد پاکستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''نماز وہ ہے جس میں سوزش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۹۲)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں

بچے عموماً ماں باپ کے مزاج دیکھتے ہیں، ان کے عمل دیکھتے ہیں، ان کے نمونے دیکھتے ہیں اور سب سے زیادہ ماؤں کے نمونے ان پر اثر انداز ہوتے ہیں

ان نمونوں میں سب سے مثالی چیز دعا ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ آپ کی یہ نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی بھی ضمانت بن جائیں گی

خود بھی نمازوں کی طرف خاص توجہ پیدا کریں اور اپنی اولادوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ نماز پڑھنے والی ہو

احمدی ماؤں اور بچیوں کو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب آپ نمازوں کی طرف توجہ کریں تو قرآن کریم کے پڑھنے اور اُس کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ کریں

اس سے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ چلے گا اور اس سے آپ کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کے راستے ملیں گے

پس قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے

جلسہ سالانہ ماریشس کے موقع پر 03ر دسمبر 2005ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں۔ پس آپ جو اس ملک میں رہنے والی احمدی خواتین ہیں اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں، اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ یاد رکھیں کہ بچے عموماً ماں باپ کے مزاج دیکھتے ہیں، ان کے عمل دیکھتے ہیں، ان کے نمونے دیکھتے ہیں اور سب سے زیادہ ماؤں کے نمونے ان پر اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ چھوٹی عمر میں بچہ سب سے زیادہ ماں کے قریب ہوتا ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو، یہاں کی احمدی ماؤں کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے احمدیت پر قائم رہیں اور جس انعام کو آپ کے والدین نے حاصل کیا یا بعض صورتوں میں آپ نے خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہوئیں، اس انعام اور اس فضل کے آپ کے بچے بھی حقدار بنے رہیں تو آپ کو بھی خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلنا ہوگا اور اپنی اولادوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی۔ اور اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا سب سے بڑا نمونہ آپ کا اپنا ہے اور ان نمونوں میں سب سے مثالی چیز دعا ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ پس اگر آپ لوگوں نے اس حقیقت کو پہچان لیا تو آپ نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ آپ کی یہ نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی بھی ضمانت بن جائیں گی۔

پس سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر وقت پر ادا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات نے عبادتوں کی وہ مثالیں قائم کیں کہ مَردوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر عورتوں نے اپنے اندر یہ نمونے قائم کئے۔

اس وقت مَیں حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی مثال دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری زوجہ تھیں۔ آپ نمازوں کی بڑی پابندی کیا کرتی تھیں اور نہ صرف یہ کہ نمازوں کی ادائیگی کی پابند تھیں بلکہ وقت پر ادائیگی میں پابندی فرماتی تھیں اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتی تھیں۔

آپ کے متعلق آتا ہے کہ آپ کا تو یہ حال تھا کہ نماز کا وقت قریب ہونے پر وضو کر کے اذان کا انتظار کر رہی ہوتی تھیں اور اذان کے بعد اپنے ارد گرد عورتوں بچوں کو کہتیں کہ میں نماز پڑھنے لگی ہوں۔ لڑکیو! تم بھی نماز پڑھو! تو اس طرح گویا اپنے عملی نمونے کے ساتھ نصیحت فرماتی تھیں۔ تو دیکھیں یہی نصیحت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر آپ خود نمازیں نہیں پڑھ رہیں یا کوئی اور نیکی کا کام نہیں کر رہیں اور اپنے بچوں کو ہی نصیحت کر رہی ہیں تو اس کا بھی نیک اثر نہیں ہوگا۔

پھر حضرت اماں جانؓ کے بارے میں ایک اور روایت آتی ہے کہ آپ کس طرح نمازوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلایا کرتی تھیں۔ ایک خاتون کہتیں ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنی لڑکی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی خدمت میں اپنی بچی کو دعا اور برکت کی غرض سے لے کر حاضر ہوئی۔ اَور بھی خواتین تھیں اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اماں جان نماز پڑھنے کی غرض سے اندر تشریف لے گئیں اور ہم بیٹھے رہے۔ آپ نماز پڑھ کر جب دوبارہ تشریف لائیں تو فرمایا کہ لڑکیو! کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے۔ اس پر ہم نے کہا کہ بچے نے پیشاب یا پاخانہ کیا ہوگا اس لئے گھر چل کر پڑھ لیں گے۔ تو اس پر آپ نے فرمایا کہ دیکھو بچوں کے بہانے سے نماز ضائع نہ کیا کرو۔ بچے تو خدا تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں۔ یہ بہانہ بنا کر بچوں کو خدا کی ناراضگی کا موجب نہ بناؤ۔

تو دیکھیں اس زمانے کے امام کی اہلیہ کو نمازوں کی حفاظت کی کس قدر فکر تھی۔ اور کیوں نہ یہ فکر ہوتی کیونکہ اب آپ ہی سے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل چلنی تھی اور یہ وجود جماعت کے لئے بھی بابرکت وجود تھا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ کے پاس خدمت گزار ہوتے تھے، گھر کے کام کرنے کے لئے عورتیں ہوتی تھیں، بچوں کے کام کاج نہیں ہوتے تھے اس لئے وقت پر اور صحیح رنگ میں عبادت کر سکتیں تھیں۔ حضرت اماں جان کے بارے میں آتا ہے کہ بہت سے کام آپ خود کیا کرتی تھیں۔ بہت سی بچیوں کی شادیوں پر ان کے جہیز بھی خود ہی تیار کرتی تھیں اور کرواتی تھیں۔ بہت سی عورتیں آپ کے گھر پر جمع رہتی تھیں۔ اور اگر کبھی کسی کو بھوک لگ جاتی اور وہ روٹی کا مطالبہ کرتی اور روٹی پکانے والی اگر کسی کام میں مصروف ہوتی تو آپ خود اپنے ہاتھ سے اس مہمان کو روٹی پکا کر دے دیا کرتی تھیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود عبادتوں کی طرف پوری توجہ رہی اور کبھی نمازیں قضاء نہیں کرتی تھیں بلکہ جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے اس میں بچوں والی عورتوں کو بھی جو یہ سمجھتی ہیں کہ بچوں کے کام ہیں یا بچوں کی وجہ سے شاید کہیں کپڑے خراب نہ ہوں یا بچے کسی وجہ سے تنگ نہ کریں، بعد میں نماز پڑھ لیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہ بچے اس خدا کا انعام ہیں جس نے تمہیں کہا ہے کہ پانچ وقت میری باقاعدہ عبادت کرو۔ پس اگر اس انعام سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ ایک تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے اس بہانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ یہ انعام تم سے واپس لے لے اور تم پھر خالی ہاتھ رہ جاؤ۔ دوسرے جس بچے کے لئے تم نمازیں چھوڑ رہی ہو یا جس بچے کا بہانہ بنا کر تم اللہ کی عبادت سے غافل ہو رہی ہو، یہ بچہ بڑا ہو کر تمہارے لئے ایک زحمت بن جائے۔ لڑکا ہے تو غلط کاموں میں ملوث ہو جائے، بری صحبت میں پڑ جائے، بڑھاپے میں ماں باپ کا سہارا بننے کی بجائے ان پر ایک بوجھ بن جائے، والدین کی بدنامی کا باعث بن جائے۔ لڑکی ہے تو معاشرے کے زیرِ اثر آ کر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے۔

پس تمہارے لئے تربیت کا، اپنے بچوں میں دین کی روح قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی نماز ہے۔

پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے دین پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کرو اور ان کے روشن مستقبل کے لئے دعائیں کرو۔ اس نیک نیتی کی وجہ سے جہاں یہ دعائیں اولاد کے حق میں اللہ تعالیٰ قبول فرما رہا ہوگا وہاں عبادتوں کے ان نمونوں کے زیرِ اثر جو آپ اپنی اولاد کے سامنے قائم کر رہی ہوں گی آپ کی اولاد بھی ان نیکیوں پر چلنے والی بن جائے گی، نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوگی۔ پس یہ نمازیں ہی ہیں جو آپ پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ضمانت ہوں گی۔

میری ملاقات کے دوران بہت سی عورتیں پوچھتی ہیں کہ کوئی وظیفہ بتائیں، ہمیں کوئی دعا بتائیں تا کہ ہماری پریشانیاں دور ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب بھی کسی نے اس طرح پوچھا تو آپؑ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ سب سے بڑی دعا اور وظیفہ نماز ہے۔ تم نماز کو سنوار کر ادا کرو اور وقت پر ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والی ہوگی۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس یہ خیال کہ اس کے علاوہ بھی کوئی دعا اور وظیفہ ہے، غلط خیال ہے۔ کوئی بھی اَور وظیفہ نہیں جو نماز کو چھوڑ کر پڑھا جائے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی طرف خاص توجہ پیدا کریں اور اپنی اولادوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ نماز پڑھنے والی ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ سات سال کا ہو تو اس کو نماز کے لئے کہنا شروع کر دو اور دس سال کی عمر میں اس سے پابندی کرواؤ۔ تو اس طرف توجہ دینا ماؤں کا فرض ہے۔ جہاں یہ ماؤں کا فرض ہے وہاں باپوں کا بھی فرض ہے جو دُور بیٹھے سن رہے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ شاید ہم اس فرض سے فارغ ہیں۔ اس وقت کیونکہ مَیں عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے مَیں ان کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی اپنے نمونے سے اور انہیں توجہ دلا کر بھی حفاظت کریں۔

بعض ماں باپ شکایت کرتے ہیں اور اس فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو رہی۔ لڑکوں کی طرف سے بھی فکر مند ہیں اور لڑکیوں کی طرف سے بھی فکر مند ہیں۔ اپنے بچوں کو معاشرے کے گند سے بچانے کی انہیں یہی ضمانت ہے کہ ان کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا ہے کہ نمازیں ہی ہیں جو معاشرے کی برائیوں سے اور بے حیائیوں سے تمہیں بچائیں گی اور سیدھے راستے پر ڈالیں گی جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46) یقیناً نماز تمام بری باتوں اور تمام ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اپنی اولاد کو نمازوں کی عادت ڈال دیں اگر ان کو نمازوں کی عادت پڑ گئی تو اوّل تو انشاء اللہ تعالیٰ برائیوں میں نہیں پڑیں گے اور اگر کسی عارضی اثر کے تحت برائی کر بھی لی تو ان نمازوں کی برکت سے سیدھے راستے پر انشاء اللہ آجائیں گے۔

آپ کا ملک اب ایک ایسا ملک بن رہا ہے جہاں ٹورازم کو بھی بڑا فروغ حاصل ہورہا ہے، بڑی ترقی حاصل ہورہی ہے۔ اس سے جہاں مجموعی لحاظ سے ملک کو اقتصادی لحاظ سے فائدہ ہوتا ہے وہاں بہت سی برائیاں بھی آجاتی ہیں۔ ان مغربی ٹورسٹس (Tourists) کو دیکھ کر بے حیائیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے زیادہ فکر کے ساتھ احمدی ماؤں اور احمدی بچیوں کو اپنی عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ ہر قسم کے فحشاء اور برائیوں سے وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی محفوظ رہیں۔

اسی طرح احمدی ماؤں اور بچیوں کو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب آپ نمازوں کی طرف توجہ کریں تو قرآن کریم کے پڑھنے اور اُس کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس سے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ چلے گا اور اس سے آپ کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کے راستے ملیں گے۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے اتاری تھی کہ آپ کے ماننے والے اس کے مطابق عمل کریں، اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں، اس کا پیار حاصل کرنے والے ہوں۔

قرآن کریم کے حکموں میں سے ایک حکم عورت کی حیا اور اس کا پردہ کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری زینت نامحرموں پر ظاہر نہ ہو۔ یعنی ایسے لوگ جو تمہارے قریبی رشتہ دار نہیں ہیں ان کے سامنے بے حجاب نہ جاؤ۔ جب باہر نکلو تو تمہارا سر اور چہرہ ڈھکا ہونا چاہیے، تمہارا لباس حیادار ہونا چاہیے۔ اس سے کسی قسم کا ایسا اظہار نہیں ہونا چاہیے جو غیر کے لئے کشش کا باعث ہو۔ بعض لڑکیاں کام کا بہانہ کرتی ہیں کہ کام میں ایسا لباس پہننا پڑتا ہے جو کہ اسلامی لباس نہیں ہے۔ تو ایسے کام ہی نہ کرو جس میں ایسا لباس پہننا پڑے، جس سے ننگ ظاہر ہو۔ بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ اپنی چال بھی ایسی نہ بناؤ جس سے لوگوں کو تمہاری طرف توجہ پیدا ہو۔

پس احمدی عورتوں کو قرآن کریم کے اس حکم پر چلتے ہوئے اپنے لباسوں کی اور اپنے پردے کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اب جیسا کہ مَیں نے کہا باہر سے لوگوں کا یہاں آنا پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ پھر ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعہ سے بعض برائیاں اور ننگ اور بے حیائیاں گھروں کے اندر داخل ہوگئی ہیں۔ ایک احمدی ماں اور ایک احمدی بچی کا پہلے سے زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائے۔ فیشن میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ اپنا مقام بھول جائیں۔ ایسی حالت نہ بنائیں کہ دوسروں کی لالچی نظریں آپ پر پڑنے لگیں۔ یہاں کیونکہ مختلف مذاہب اور کلچر کے لوگ آباد ہیں اور چھوٹی سی جگہ ہے اس لئے آپس میں گھلنے ملنے کی وجہ سے بعض باتوں کا خیال نہیں رہتا۔ لیکن احمدی خواتین کو اور خاص طور پر احمدی بچیوں کو اور ان بچیوں کو جو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں اپنی انفرادیت قائم رکھنی ہے۔ ان میں اور دوسروں میں فرق ہونا چاہیے۔ ان کے لباس اور حالت ایسی ہونی چاہیے کہ غیر مردوں اور لڑکوں کو ان پر بری نظر ڈالنے کی جرأت نہ ہو۔ روشن خیالی کے نام پر احمدی بچی کی حالت ایسی نہ ہو کہ ایک احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر ہی نہ آئے۔

پس یہ احمدی ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں، انہیں پیار سے سمجھاتی رہیں اور بچپن سے ہی ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ تم احمدی بچی یا بچہ ہو جس کا کام اس زمانے میں ہر برائی کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ اور احمدی بچیاں بھی جو اپنی ہوش کی عمر کو پہنچ گئی ہیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے منسوب ہوتی ہیں جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اگر آپ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چل رہی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل رہنے کا کیا فائدہ۔ آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں۔ اگر ان بچیوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگیا تو احمدیت کی آئندہ نسلیں بھی محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

پس ہر احمدی عورت اس امر کی طرف خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے تاکہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہو اور برائیوں سے بھی بچنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنے والی ہو۔ اگر آپ نے یہ کرلیا تو آپ کی اولادیں بھی محفوظ ہوجائیں گی اور آپ کے گھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھر جائیں گے اور آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار بھی کئی گناہ زیادہ ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ مثالی احمدی بن جائیں۔ آپ کے عمل اور دعائیں اور نیکیاں اس علاقے میں احمدیت کا پیغام پھیلانے کا باعث بن جائیں اور مرد بھی آپ سے نمونہ حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کا شمار ان عورتوں میں ہو جو انقلاب لانے کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس روحانی انقلاب لانے کا باعث بنائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29 رمئی 2015ء)

☆......☆......☆

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 20

ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔ وہ خزانہ جس میں خلافت کے مخالفین نے ایک روپے سے بھی کم رقم چھوڑی تھی اور ہنستے تھے اب دیکھیں اب کس طرح نظام چلے گا۔ اس خلافت سے وابستہ آج ایک ملک کی دو ذیلی تنظیموں نے ایک وسیع پانچ منزلہ عمارت تقریباً انیس کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت خرچ کرکے خریدی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ بعض واقعات حیرت انگیز ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید ونصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ ایک دو واقعات کا میں یہاں ذکر کردیتا ہوں۔

نائیجر افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ نومبائعین کی ٹریننگ کلاس میں دس امام حضرات کے ساتھ ساتھ ایک گاؤں کے چیف بھی حاضر ہوگئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ امام کے ساتھ خود کیوں آگئے ہیں۔ یہ کلاس تو امام حضرات کی ٹریننگ کے لئے ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ اماموں کی کلاس ہے لیکن کل رات جب میں نے امام صاحب کو کلاس میں شامل ہونے کا پیغام دیا تو اس نے انکار کردیا اور بتایا کہ مجھے شہر کے سنی علماء جو وہابی تھے انہوں نے بتایا ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ چیف صاحب کہتے ہیں کہ مجھے بڑی حیرانی ہوئی اور دُکھ بھی ہوا کہ احمدی کافر کیسے ہوسکتے ہیں اور یہ کہ اگر یہ کافر ہیں تو ان کو گاؤں میں تبلیغ کرنے کی اجازت تو میں نے دی ہے بحیثیت چیف۔ اس لئے میں تو دوگنا کافر ہوگیا۔ اس لئے رات کو بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرتے کرتے سوگیا۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پہلے میرے گھر میں آسمان سے ستارے اتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخصیت میرے گھر میں اترتی ہے اور اس گھر میں داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہوگئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہوگئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر اسے سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ اور میری آنکھ کھل گئی۔ مربی صاحب نے ان کو تصویریں دکھائیں۔ البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اپنی انگلی میری تصویر پے رکھ کر کہا اور بار بار قسمیں کھا کر کہا کہ انہی کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اترتے دیکھا تھا اور انہی کی آمد سے میرا گھر روشن ہوگیا تھا۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں وہاں کے ایک گاؤں میں جب تبلیغ کی گئی وہاں تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا گیا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے امام اور گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کے چیئرمین نے برجستہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آج وہ پہلی مرتبہ امام مہدی کی آمد کا سن رہے ہیں اور پھر سارے افراد نے جو تقریباً تین سو پچاس کے قریب تھے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ یہ دوسری قدرت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کی تائید کے اظہار ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پس جو اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے وہ نشانات اور تائیدات دیکھتے رہیں گے۔ پس اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہیں۔ خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

پس یہ خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کررہی ہے اور بہتر نتائج نکل رہے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اس لئے دین کی ترقی کے لئے ہر کوشش کو اس نے خلافت سے وابستہ کردیا۔ پس اگر کسی عہدے دار کے دل میں کبھی میں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے نہ عقل مند کی عقل کام دے رہی ہے نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے اگر کسی عقل مند کی عقل اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کررہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان نتائج کا وعدہ ہے اور اس لئے وہ عطا فرمارہا ہے۔ دنیا داروں میں یا دنیاداری میں بیشک علم عقل اور ہنر کام دے سکتا ہے لیکن جماعت میں رہنے والے کو بہرحال بہترین نتائج کے لئے جماعتی کاموں میں خاص طور پر اپنے آپ کو خلافت کا تابع فرمان کرنا ہوگا۔ اسی طرح علماء کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے یعنی نئے ماننے والے اور نئے نوجوان اور بچے جنہیں خلافت کے ساتھ حقیقی تعلق کا ادراک نہیں ہے تو وہ انہیں اس سے آگاہ کریں اس بارے میں بتائیں۔ اسی طرح عہدے دار بھی ذمہ دار ہیں۔ اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ خلیفہ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا خلافت سے تعلق بڑھاؤ۔ جو لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں وہ اپنی حالتوں میں بھی غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

اگر یہ عہدے دار خلافت کی اہمیت اور تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے ان عہدے داروں کی اہمیت خود بخود بڑھ جائے گی۔ پس یہ ذمہ داری ہے علماء کی۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں چاہے وہ مربیان ہیں عہدے داران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفہ وقت کا دست و بازو بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفہ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔ جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے۔

اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی اور علماء اور عہدے داران کو بھی یہ توفیق دے کہ خلافت کی باتوں کو نہ صرف سننے والے ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہم خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں۔

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 19 رمئی 2015ء بروز منگل، قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

۞ مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب (مربی سلسلہ، ابن حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری خالد احمدیت)

17 رمئی 2015 کو 77 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد برین ہیمبرج سے لندن میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1960ء میں بی.اے کرنے کے بعد خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کی۔ 1967ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد پاکستان کی مختلف جماعتوں، مظفر آباد، راولپنڈی، کیمل پور اور گجرات میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 1976ء میں آپ کو لائبیریا بھجوایا گیا جہاں آپ نے ساڑھے تین سال بحیثیت امیر و مبلغ انچارج خدمت سرانجام دی۔ 1980ء میں مرکز سلسلہ ربوہ واپسی کے بعد آپ کو کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، شعبہ تاریخ احمدیت، دفتر منصوبہ بندی کمیٹی، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، نظارت دعوت الی اللہ، وکالت تبشیر اور بعض دیگر دفاتر میں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ 2000ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ انگلستان منتقل ہو گئے جہاں تادم آخر قیام رہا۔ مرحوم وقف کے تقاضوں کو بھر پور طور پر نبھانے والے تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ بہت خوش اخلاق، ملنسار، نفیس طبع، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ طبیعت میں عاجزی اور خاکساری کا پہلو نمایاں تھا۔ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرتے اور سنت رسول کی پیروی کرنے والے عالم باعمل تھے۔ آپ ایک پُر جوش داعی الی اللہ تھے اور تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا ایک پوتا واقف زندگی ہے اور جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ آپ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ عصمت بانو صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش مرحوم قادیان)

26 راپریل 2015ء کو وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق مدراس سے تھا اور 1957 میں شادی کے بعد قادیان آگئیں اور عہد درویشی صبر و شکر سے گزارا۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ناصر علی عثمان صاحب کو جلسہ سالانہ پر نظمیں پڑھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ دوسرے بیٹے حامد علی صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ ڈاکٹر جہاں آراء طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب۔ پورٹ لینڈ امریکہ)

24 رفروری 2015ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1960ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو اپنے میاں کے ساتھ پورٹ لینڈ امریکہ میں مسجد کی تعمیر کیلئے غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی۔ انتہائی خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور اور مخلص خاتون تھیں۔ ہمیشہ اچھی باتیں کرتیں اگر کوئی بات پسند نہ ہوتی تو خاموش رہتیں یا ایسی بات کرنے والے کو منع کر دیا کرتی تھیں۔ آپ کے جنازہ میں غیر از جماعت اور امریکن حضرات کثیر تعداد میں شامل ہوئے جن میں ایک بڑی تعداد آپ کے مریضوں کی تھی جو آپ کو آنٹی کہتے تھے۔

(3) مکرم ماسٹر محمد اشرف ہندل صاحب آف چک نمبر 127 رب فیصل آباد حال

30 راپریل 2015ء کو آسٹریلیا میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل علاج کی غرض سے اپنے بیٹے کے پاس آسٹریلیا میں مقیم تھے۔ انتہائی ملنسار، رحمدل، ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اطاعت خلافت اور نظام جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ آسیہ ثمینہ صاحبہ (اہلیہ مکرم عمران محمود صاحب مبلغ سلسلہ روانڈا، افریقہ)

8 رمارچ 2015ء کو 3 سال کی علالت کے بعد 37 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مستری میاں اللہ دتہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔ ایک مبلغ سلسلہ کی بیوی ہونے کے ناطے ہر جگہ ان کی مدد و معاون تھیں۔ کبھی بھی کسی ناجائز چیز کا مطالبہ نہیں کیا۔ جماعتی کاموں کا بہت شوق رکھتی تھیں اور اپنے محلہ میں لجنہ کے پروگراموں اور کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، دعا گو، صابرہ وشاکرہ، ہمدرد، نہایت ملنسار اور خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے انتہائی محبت، اطاعت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ بشریٰ زبیدہ صاحبہ (ربوہ)

14 رمئی 2015ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم صلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والی، صدقہ وخیرات کرنے والی اور مالی قربانی میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ کو اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ آپ کو خواب کے ذریعہ بتایا گیا تھا کہ وفات کا وقت آچکا ہے اس لئے وہ ڈیڑھ ماہ قبل غانا سے ربوہ چلی گئیں تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ہومیو ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب احمدیہ ہومیو کلینک کماسی گھانا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرمہ رفعت جہاں صاحبہ صدر لجنہ بلغاریہ کی بہن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرمہ عصمت بانو صاحبہ
اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش مرحوم کا ذکر خیر

(ناصر علی عثمان۔ آئرلینڈ)

خاکسار کی والدہ محترمہ عصمت بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش مرحوم مورخہ 26 راپریل 2015ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مدراس میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی 1957ء میں مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش قادیان سے ہوئی جو جامعہ احمدیہ قادیان میں اُستاذ تھے۔ مرحومہ ٹیپو سلطان کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد قادیان میں درویشی زندگی نہایت صبر و شکر سے گزاری۔ آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ چونکہ آپ کے خاوند جامعہ احمدیہ کے بورڈنگ کے ٹیوٹر بھی تھے تو آپ وہاں کے بچوں کو بیمار ہونے پر اکثر کھچڑی وغیرہ بنا کر بھیجتی تھیں۔

آپ کو بحیثیت سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت خدمت کا موقع ملا۔ آپ بہت نیک و دعا گو تھیں۔ لوگوں کو دعاؤں کی طرف متوجہ کرتی تھیں اور اکثر دعاؤں کی کتب خرید کر لوگوں کو تحفتہً دیا کرتی تھیں۔ قرآن کریم سے بہت لگاؤ تھا۔ اپنی اولاد کو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی تلقین کرتی تھیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مرحومہ نے اپنے خاوند سے عید کے دن غربا کو دینے کے لئے پیسے مانگے تو درویش خاوند کے پاس کچھ نہیں تھا۔ پھر ایک نیا خوشبو دار لفافہ ملا جس میں ایک ایک روپے کے دو نوٹ تھے۔ خاوند سے دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ ان کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ غیب سے آپ کی مدد کے سامان کرتا رہا۔ مرحومہ کے بچے جب بھی آپ کے لئے تحفے تحائف لاتے تو وہ سارے تحائف دوسروں میں تقسیم کر دیا کرتی تھیں اور دلی خوشی محسوس کرتیں۔

خاکسار جب چھوٹا تھا تو کسی دوکان سے کچھ خریدنے گیا۔ خریدنے کے بعد جو پیسے دوکان دار نے واپس کئے وہ زیادہ تھے اور میں خوشی خوشی واپس آکر امی جان کو بتانے لگا کہ مجھے زیادہ پیسے واپس ملے ہیں۔ امی جان کو جونہی پتہ چلا تو فوراً واپس بھیجا کہ جو زائد پیسے ملے ہیں وہ ہمارے نہیں ہیں وہ دوکان دار نے غلطی سے دے دیئے ہیں وہ اس کو جا کر واپس کر کے آؤ۔ اس طرح بچپن سے ہی آپ نے ہمیں ایمانداری کا سبق سکھانے اور اعلیٰ رنگ میں ہماری تربیت کرنے کی کوشش کی۔

میرے نظمیں پڑھنے میں بھی میری امّی جان کی کوششوں کا بہت ہاتھ ہے۔ بچپن سے ہی میری حوصلہ افزائی کی اور دعائیں کیں اور میرا ساتھ دیا اور جماعتی مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے بہت زور دیتی تھیں اور اچھی نظم پڑھنے پر بہت خوشی کا اظہار کرتی تھیں۔

مورخہ 28 راپریل 2015 مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 19 رمئی 2015ء بروز منگل، قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر چند مرحومین کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ خاکسار ناصر علی عثمان آج کل آئرلینڈ میں رہائش پذیر ہے۔ دوسرے بیٹے مکرم حامد علی احسان صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور کارکن خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

''اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 8 رنومبر 2013)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز سونگڑہ اُڈیشہ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

جماعت احمدیہ مئی بزرگ فتح پور سیکری میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم صغیر خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم وجاہت احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے ''امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق آنحضورؐ کی پیشگوئیاں'' اور مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے ''جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں 100 کے قریب غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ جلسہ کی تقاریر کو بذریعہ مائک اردگرد کے گاؤں کے لوگوں نے بھی سنا۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر بعض غیر احمدی دوستوں کے سوالات کے جواب بھی دیئے گئے جس کے نتیجہ میں گاؤں کے 8 افراد نے بیعت کی۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

(فیروز احمد نعیم مبلغ انچارج، آگرہ۔ متھرا، یوپی)

مسجد محمود قادیان میں وقف نو جائزہ کلاس

مورخہ 23رمئی 2015ء کو مسجد محمود کاہلواں (قادیان) میں محترم سلطان احمد ظفر صاحب صدر وقف نو کمیٹی قادیان کی زیر صدارت واقفین نو حلقہ ننگل وکاہلواں کی مشترکہ جائزہ کلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز سلیمان زاہد نے مع ترجمہ کی۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم عزیزم فواد احمد نے پڑھی اور ترجمہ بھی سنایا۔ نظم عزیز مصور احمد نے پڑھی۔ عزیز سرفراز احمد نے ''الوصیت'' سے خلافت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ ارشاد پڑھ کر سنایا۔ عزیز محمد طلحہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت کے متعلق پاکیزہ ارشاد پڑھ کر سنایا۔ اس کلاس میں بچوں کو 27رمئی یوم خلافت کے بارہ میں بتایا گیا۔ محترم سلطان احمد ظفر صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے بچوں کو نصائح کیں اور انہیں خلافت کی اہمیت و برکات کے بارہ میں بتایا۔ دریں اثنا عزیزہ عروج ناصر، عزیز منصور احمد، عزیز ابتسام احمد، عزیز عمران حسین، عزیز عاطف ارمان اور عزیز عافان احمد نے نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے ہر بچے کا ذاتی جائزہ لیا۔ مکرم طاہر احمد بیگ صاحب سیکرٹری وقف نو قادیان نے بھی موقعہ کی مناسبت سے بچوں کو نصائح کیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے بڑی عمر کے واقفین نو بچوں کو دفتر وقف نو بھارت کی طرف سے تیار کردہ کتابچہ ''پیغامات وہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے واقفین نو وواقفات نو'' تحفۃً دیا اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

(ڈاکٹر جاوید احمد لون، سیکرٹری وقف نو حلقہ ننگل، قادیان)

شموگہ میں مجلس سوال وجواب

مورخہ 3رمئی 2015 کو مجلس انصار اللہ شموگہ کرناٹک کی جانب سے ایک مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار اور مکرم علیم احمد صاحب سیکرٹری تعلیم مجلس انصار اللہ نے احباب وخواتین کے سوالوں کے جواب دیئے۔ خواتین کیلئے پردے کی رعایت سے بذریعہ سکرین پروگرام کی کارروائی لائیو دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ انصار بزرگان کے علاوہ کثیر تعداد میں خدام واطفال اور لجنہ ناصرات نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

(عبدالواحد خان شاہد، مبلغ انچارج شموگہ)

صالح نگر آگرہ میں ایک تربیتی اجلاس

مورخہ 15راپریل 2015 کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ صالح نگر میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا جس کی صدارت مکرم ماسٹر عزیز صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نعیم احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد اقبال صاحب نے سنائی۔ بعد ازاں بچوں نے نظمیں اور مضامین پڑھے۔ آخر پر خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سردار احمد، معلم سلسلہ احمدیہ)

ساکیت آشرم ہوشیار پور میں طاہر ہومیوپیتھی ڈسپنسری کا قیام

مورخہ 3 مئی 2015ء کو نظارت امور عامہ کے تعاون سے ساکیت آشرم، چنڈیگڑھ روڈ ہوشیار پور میں طاہر ہومیوپیتھی ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا افتتاح ایم. پی. راجیہ سبھا جناب اویناش رائے کھنّہ نے کیا۔ اس موقع پر ناظر امور عامہ اور طاہر ہومیوپیتھی ڈسپنسری قادیان کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ گردونواح سے بھی کثیر تعداد میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد آئے ہوئے تھے۔ ڈسپینسری کیلئے آشرم والوں نے ایک کمرہ الاٹ کیا ہے جس میں ہر اتوار کو احمدی ڈاکٹر صاحبان مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ ڈسپینسری کے افتتاح کی خبریں مقامی اخبارات میں شائع ہوئیں۔

(شیخ منان، مبلغ انچارج جالندھر، ہوشیار پور)

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7302: میں احمد نشاد ولد مکرم کے. وی. مصطفیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کے. پی. ہاؤس آرٹ کالج ڈاکخانہ کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-4-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد — العبد: احمد نشاد — گواہ: کے. وی. مصطفیٰ

مسل نمبر 7303: میں نکہت پروین زوجہ مکرم حمید الدین صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/35,000 روپے۔ زیور طلائی: چین ایک عدد اور دو عدد انگوٹھی وزن 10 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی پازیب ایک عدد وزن 3 تولہ (قیمت کل زیورات اندازاً -/35,000 روپے)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید الدین صادق — الامۃ: نکہت پروین — گواہ: محمد راشد

مسل نمبر 7304: میں نجمہ بیگم زوجہ مکرم محمد عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2014 ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، ایک جوڑی بالی وزن 2 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً -/22,000 روپئے۔ زیور نقرئی، پازیب ایک جوڑی 50 گرام قیمت اندازاً -/1500 روپے۔ حق مہر -/500 روپئے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عثمان — الامۃ: نجمہ بیگم — گواہ: حافظ تاجر حسین

بقیہ: منصف کا جواب از صفحہ 2

تقویم ہجری شمسی
کے مہینوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ

1۔ماہ صلح بمقابل جنوری ۔اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رویا کی بنا پر تین ہزار صحابہؓ کی معیت میں عمرہ کے لئے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ ہوئے مگر کفار قریش مزاحم ہوئے اس وجہ سے حدیبیہ کے مقام سے آپ کو واپس ہونا پڑا لیکن اس موقع پر ان لوگوں کے ساتھ آپ کا ایک صلح کا معاہدہ ہوگیا جس کا نام اللہ تعالیٰ نے فتح مبین رکھا۔اس صلح کے نتیجہ میں لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے شروع ہوگئے۔

2۔ماہ تبلیغ بمقابل فروری۔اس مہینہ میں حضرت رسول کریمؐ نے بادشاہوں کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے اور انہیں اسلام کی دعوت پہنچائی۔

3۔ماہ امان بمقابل مارچ ۔اس مہینہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں، تمہارے مالوں اور تمہاری عزت وآبرو کو ویسی حرمت بخشی ہے جیسی کہ اس نے حج کے دن کو، حج کے مہینہ کو اور حج کے مقام مکہ معظّمہ کو حُرمت عطا کی ہے۔

4۔ماہ شہادت بمقابل اپریل۔اس مہینہ میں دشمنان اسلام نے دھوکہ اور غداری سے کام لے کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ درخواست کرکے کہ ہمیں دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لئے ہمارے ہاں معلم اور مبلغ بھیجے جائیں اور اس طرح اکابر صحابہؓ کو اپنے ہاں بلا کر بے دردی کے ساتھ انہیں شہید کیا اور ایک مہینہ میں دو بار یہ غداری کی۔ایک تو رجیع کے مقام پر جہاں آپؐ نے چھ یا سات اکابر صحابہ کرام کو بھیجا تھا جن میں سے ایک یا دو کو تو ان لوگوں نے پکڑ کر کفار قریش کے پاس جا کر بیچ دیا اور باقی سب کو شہید کر دیا۔اور دوسرے بئر معونہ کے مقام پر جہاں آپؐ نے ابو براء کلابی رئیس بنی کلاب کی درخواست پر اور اس کی ذمہ داری پر ستر انصار کو، جو نہایت مقدس لوگ اور قرآن کریم کے حافظ اور ماہر تھے، ان لوگوں کی تعلیم وتربیت کی غرض سے بھیجا۔ان لوگوں نے سوائے ایک انصاری کے جسے وہاں کے سردار نے ایک غلام کو آزاد کرنے کے متعلق اپنی ماں کی نذر پوری کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا باقی تمام کو شہید کردیا۔

5۔ماہ ہجرت بمقابل مئی ۔اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا۔

6۔ماہ احسان بمقابل جون۔اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی طئی کے اسیروں کو حاتم کے ساتھ ان کی قوم کی نسبت کی وجہ سے ازراہ کرم و احسان آزادی بخشی۔

7۔ماہ وفا بمقابل جولائی ۔اس مہینہ میں غزوہ ذات الرقاع ہوا تھا جس میں سفر کی شدت اور سواری کی کمی کی وجہ سے پیدل چلنے کے باعث صحابہ کرامؓ کے پاؤں چھلنی ہوگئے اور صحیح بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہؓ کے تو پاؤں کے ناخن بھی جھڑ گئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اور پاؤں پر لپیٹ لپیٹ کر اس کا راستہ طے کیا اور اسی وجہ سے اس مہم کا نام ذات الرقاع مشہور ہو گیا اور اسی موقع پر صلوٰۃ الخوف کا حکم نازل ہوا۔غرض اس جنگ میں بھی صحابہ کرامؓ نے خارق عادت طور پر اپنے صدق و وفا اور تسلیم و رضا کا نمونہ دکھایا تھا۔

8۔ماہ ظہور بمقابل اگست۔اس مہینہ میں جنگ موتہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے بیرونِ عرب میں اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھوائی ۔اس واقعہ سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرقل کے مقرر کردہ امیر بصری کی طرف حضرت حارث ابن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک تبلیغی خط بھیجا تھا۔ جب وہ موتہ کے مقام پر پہنچے تو شرجیل غسانی نے انہیں باندھ کر قتل کر دیا۔جس پر حضورؐ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کی امارت کے ماتحت تین ہزار صحابہ کرامؓ کی فوج وہاں بھیجی اور ارشاد فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو اس کی جگہ جعفرؓ بن ابی طالب لے لے۔ وہ شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہؓ اس کی جگہ کھڑا ہو جائے اور وہ شہید ہو جائے تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لیں اور اسی ترتیب سے وہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

9۔ماہ تبوک بمقابل ستمبر۔اس مہینہ میں جنگ تبوک کے موقع پر مخلصین کے اخلاص کا مختلف صورتوں میں امتحان ہوا۔اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں اعلیٰ سے اعلیٰ جوہر ایمان دکھائے۔

10۔ماہ اخاء بمقابل اکتوبر۔اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم کیا جس کے نتیجہ میں مہاجرین اور انصار کے تعلقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہوگئے۔

11۔ماہ نبوّت بمقابل نومبر۔اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصب نبوت ورسالت بخشا۔

12۔ماہ فتح بمقابل دسمبر۔اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے خونخوار دشمنوں کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر عفو عام کا اعلان فرمایا۔(حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلال پوریؓ کا مضمون مطبوعہ الفضل 26 جنوری 1940 بحوالہ تاریخ احمدیت صفحہ 15)

یہ وہ اسلامی مہینے ہیں جو جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی مسلم فرقے میں رائج نہیں اور جماعت احمدیہ بڑے فخر سے یہ کہنے کا حق رکھتی ہے کہ ہمیں خواہ نخواہ عیسائیت کا ایک طوق اپنے گلوں میں ڈالے رکھنے کی ضرورت نہیں اللہ نے ہمیں اپنے اسلامی مہینے عطا فرمائے ہیں۔

ان حقائق کو مدنظر رکھ کر قارئین خود فیصلہ کریں کہ معترض کے متوازی امت کے اعتراض کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔احمدیت اسلام کے متوازی کسی الگ امت کا نام نہیں بلکہ آج روئے زمین پر احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

(جاری)

تنویر احمد ناصر

کلام الامام

”خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہوجاتے ہیں۔نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کردیتی ہے اور ذریعہ قرب الٰہی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 4 June 2015 Issue No. 23

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا آپ کو جہاں امتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 29 رمئی 2015ء بمقام فرنکفرٹ۔ جرمنی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے طریق پر چلنے والی ہوگی۔ وہ نبی کے کام کو آگے بڑھانے والی ہوگی لیکن ایک عرصے کے بعد یہ خلافت جو راشد خلافت ہے ختم ہو جائے گی۔ یہ نعمت تم سے چھینی جائے گی پھر ایسی بادشاہت قائم ہو جائے گی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف ادوار میں آنے والے مسلمان سربراہان حکومت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیتی ہے۔ انہی کا دور خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔ ان کے علاوہ باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے ہی پورا ہونا تھا کہ اس دنیا داری اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کو دیکھ کر وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا قیامت قائم رہنے والی شریعت کے ساتھ بھیجا تھا اس کا رحم جوش مارتا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کو دنیا میں دوبارہ قائم فرماتا اور ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں امتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی وضاحت میں جن بعد میں آنیوالوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس پیارے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریا سے زمین پر لے کر آئے گا ہمیں اس کے ماننے والوں میں شامل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح ومہدی کو اپنا سلام پہنچانے کے لئے کہا تھا ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ یہ فرض ادا کرنے والوں میں شامل ہوں اور پھر جماعت احمدیہ مبائعین پر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے بعد جاری سلسلہ خلافت کی بیعت میں بھی شامل فرمایا۔

پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے ماننے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کر سکیں گے۔ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانا تھا اور اپنے ماننے والوں کے دلوں کو اس سے بھرنا تھا اور ہر احمدی یقیناً اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے دکھایا لیکن اس ایمان کا قائم کرنا صرف آپ کی زندگی تک محدود نہیں تھا یا چند دہائیوں تک محدود نہیں تھا بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی تو پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تا قیامت زمین پر اپنی شان و شوکت سے قائم رہنا ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنے اس دنیا سے جانے کی غمناک خبر کے ساتھ یہ خوشخبری بھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ فرمایا تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے ایمان میں پختگی کی وجہ سے آج ہم میں سے بہت سے جوان بزرگوں کی نسلوں میں سے ہیں نظام خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوشش اور قربانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر الزام لگانے والوں نے بڑے بڑے الزام لگائے لیکن جو آپ کے دل کی کیفیت نظام خلافت کو بچانے کے لئے تھی اس کی ایک جھلک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے اور فتنوں سے بچنے کے لئے ہمیں تاریخ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ اسی طرح ایمان میں مضبوطی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے وفات پائی تھی میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں کہ ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کر سکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہو سکتی۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں جو آپ نے آج تک اختیار کئے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لئے کون مفید ہو سکتا ہے سو جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔ خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ چنیں گے یعنی مولوی محمد علی صاحب جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کر لوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤید یعنی خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ بہر حال کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کا نام پیش کیا اور جماعت نے مجبور کیا آپ کو کہ آپ بیعت لیں۔ اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام و نامراد کر دیا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرما دی اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے دنیاوی عالم بھی تھے۔ پڑھے لکھے بھی تھے تجربہ کار بھی تھے صاحب ثروت وحیثیت بھی تھے۔ انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے وہ لوگ۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے چلے گئے قادیان سے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور آج اس بات کو 101 سال ہو گئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے۔

پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔ جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے مل کر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل
فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad